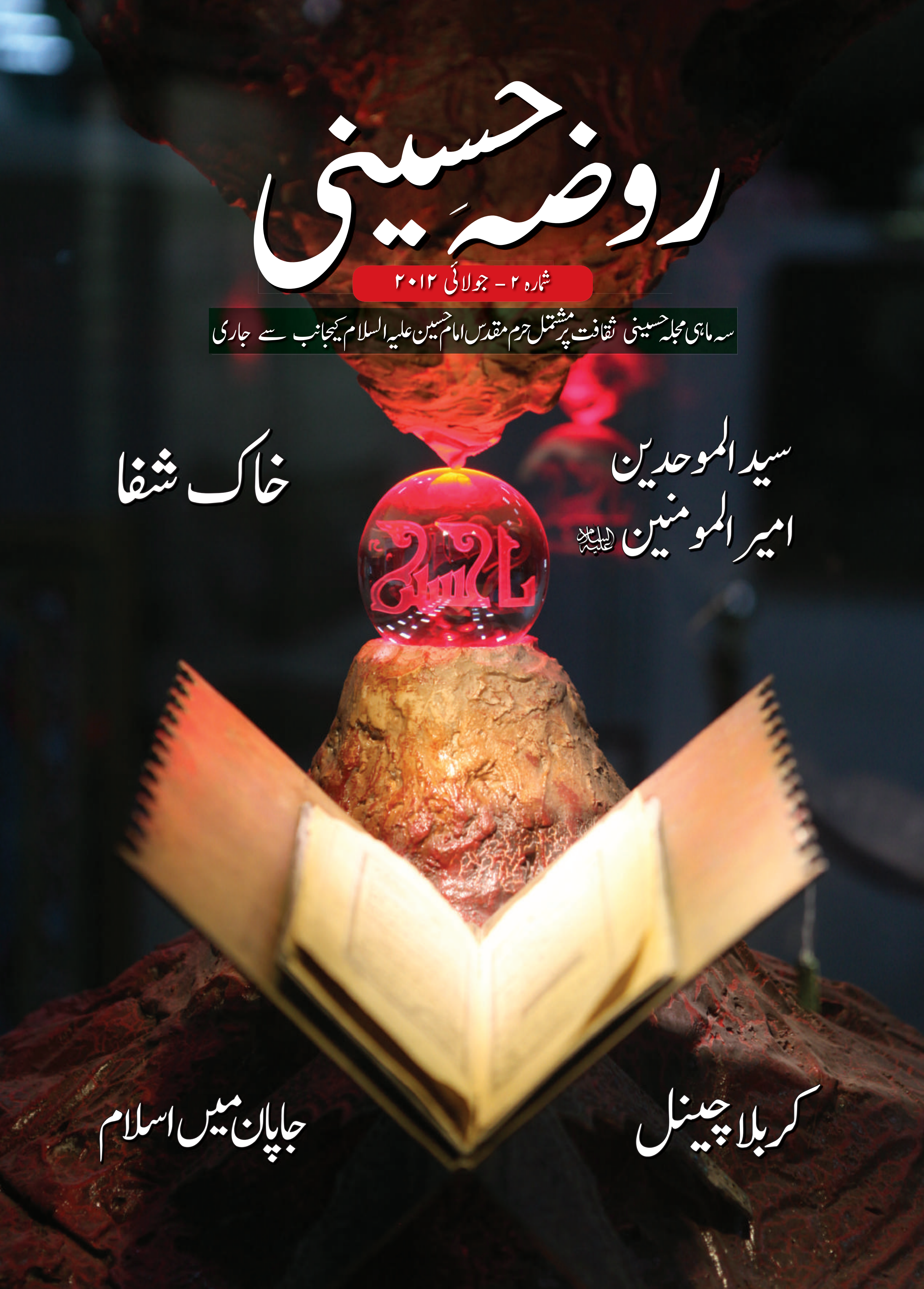

روضۂ حسینی

شمارہ ۲ - جولائی ۲۰۱۲

سہ ماہی مجلہ حسینی ثقافت پر مشتمل حرم مقدس امام حسین علیہ السلام کیجانب سے جاری

سید الموحدین امیر المومنین علیہ السلام

خاک شفا

کربلا چینل

جاپان میں اسلام

قال امام الحسين عليه السلام:نعم اروعنی ')من زارنی فی حیاته زرته بعد مماته وان وجدته فی النار اخرجته))

دروع الواقية – سید بن طاووس ص ۷۵

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا (ھاں میری طرف سے بیان کرو) جس نے بھی میری زیارت اپنی زندگی میں کی میں (حسین) اس کی زیارت کرنے کے لئے اس کی قبر میں جائو نگا اگر وہ آتش جنہم میں بھی ہو گا تو اسے وہاں سے نکال لونگا۔

مقام بازو عباس علیہ السلام (بایاں)

ماہ مبارک رمضان کی آمد

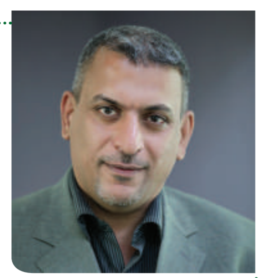

یاایہا الذین آمنو کتب علیکم الصیام کما کتب علیٰ الذین من قبلکم لعلکم تتقون

اے ایمان والو ! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جائو۔

خدا حدیث قدسی میں ارشاد فرماتا ہے الصوم لی و انا اجزی بہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا۔

رحمتوں ، برکتوں اور نعمتوں کا مہینہ رمضان الکریم ہے جس میں قرآن مجید کا نزول ہو۔ اسی مہینے کی آخری طاق راتوں میں ایک رات ایسی ہے جو شب قدر کے نام سے موسوم ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے ۔اس ماہ میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے در وازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ ابلیس کو زنجیروں میں جکڑا جاتا ہے۔ مسلمان اس مہینے اعتکاف میں بیٹھ کر خدا کی عبادت کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کو یاد کرتے ہوئے توبہ اور استغفار کرتے ہیں اور خدا کی رحمت کے مستوجب اور حقدار بنتے ہیں۔ یہ خدا کا فضل اور کرم ہے کہ مسلمانوں کو اس ماہ میں بخشش اور گناہان کبیرہ و صغیرہ کی معافی اور اس زندگی میں ہی مغفرت کا موقع دیا گیا ہے ۔ ہمیں چاہئے کہ اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے پروردگار کے حضور سر بسجود ہوں عبادات انجام دیں اور رب کی رحمتوں برکتوں اور نعمتوں سے مستفیذ ہوتے ہوئے اخروی زندگی کے لئے آرام و آسائش کا سامان کریں۔

اسی ماہ مبارک کی پندرھرویں شب کو نبی کریم (ص) کے نواسے امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کا ظہور بھی ہوا ہے۔ ماہ رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس کی انیسویں شب کو نماز صبح میں مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کو سجدے کی حالت میں ضربت لگتی ہے اور مولا فرماتے ہیں

فزت برب الکعبۃ ۔اسی ضربت کی وجہ سے اکیسویں رمضان کو مولا کا وصال ہوا ہے۔

بقلم حسین السلامی

سہ ماہی مجلہ بین الاقوامی رابطہ حرم مقدس امام حسین علیہ السلام کیجانب سے

حرم مقدس امام حسین علیہ السلام

مینجنگ ایڈیٹر

سید محمد حسین العمیدی

چیف ایڈیٹر

حسین السلامی

ایڈیٹر

یحیی الفتلاوی

مشاورت

سید عباس النقوی

ڈیزائنر

علی جواد سلوم - یاس الجبوری

فوٹو گرافر

حسن معاش

قاسم العمیدی

فون نمبر

00964 - 7801032655

ایمیل

alroudha_magazine@yahoo.com

ویب سائیڈ

www.imhussain.com

دارالضیاء پرنٹینگ پریس - نجف اشرف

روضہ حسینی

یہ مجلہ حرم مقدس امام حسین علیہ السلام کے زیر اہتمام پرنٹ ہوکر اردو زبان زائرین کی خدمت میں پیش ہے ۔

www.imhussain.com

علی فخر نبی آدم ، علی سردار انس وجاں
علی سرور ، علی صفدر ، علی شیر صف میداں
علی ہادی، علی ایمان ،علی لطف و علی احساں
علی حکمت ، علی شافی ، علی دارو،علی درماں
علی جنّت ، علی نعمت ، علی رحمت ، علی غفراں
علی آقا، علی مولا ، علی سید،علی سرور
علی کعبہ ، علی قبلہ ،علی مسجد ، علی منبر
علی تارک ،علی افسر ، علی زینت علی زیور
علی نور ، علی نور ، علی در و علی گوھر
علی ساقی ،علی کوثر ، علی مالک ،علی رضواں

• **کلام:** میر ببر علی انیس

26

30

36

38

سید الموحدین امیر المومنین علیہ السلام کی نگاہ میں توحید کا مفہوم

سید نسیم عباس النقوی

نہج البلاغہ کے پہلے خطبے کی ابتدا میں امیر المومنین علیہ السلام نے توحید پرستوں کو توحید کا ایسا تعارف کرایا ہے کہ ایسا جامع تعارف علمی ترقی کے باوجود دنیا کے بڑے بڑے فلاسفر اور مفکرین بھی نہ کرا سکے باب مدینۃ العلم اور قرآن ناطق ہونے کی وجہ سے انھوں نے نہ صرف سمندر کو کوزے میں بند کرنے کی مثال کی طرح توحید کے دقیق اور گہرے مفاھیم کو نہ صرف ایجاد کی صورت میں پیش کیا ہے بلکہ اس مختصر خطبے میں توحید کے متعلق سے ان گمراہ نظریوں کو بھی رد کر دیا ہے جو کہ دنیا کے مختلف لوگوں کی فکروں میں توحید کے متعلق موجود ہیں۔ چونکہ تمام انبیاء اور ائمہ کی آمد کا مقصد لوگوں کو توحید کا صحیح تعارف کراکر دنیا و آخرت کی کامیابیوں پر گامزن کرنا تھا اسی وجہ سے ہر ہستی نے عقیدہ توحید پر بہت زیادہ زور دیا بہت سارے لوگ جو اپنے آپ کو موحد سمجھتے ہیں اور توحید کے حقیقی مفہوم سے نا آشنا ہیں اور وہ لوگ جو توحید کی صحیح معرفت حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کیلئے یہ خطبہ ایک مشعلہ راہ ہے دنیاوی اور اخروی مشکلوں کے حل کے لئے جس قدر عقیدہ توحید کی اہمیت ہے اس سے اس خطبے کی اہمیت بھی واضح ہو جاتی ہے۔

خطبے کے مختلف جملوں کی مختصر شرح کے ساتھ اسکو شروع کرتے ہیں اگر چہ نہج البلاغہ پر بہت سی شروح لکھی گئیں لیکن بندہ حقیر اس کو عام فہم اور موجودہ معاشرے پر اسکی تطبیق کی صورت میں پیش کرنے کی کوشش کریگا۔

الحمد للہ الذی لا یبلغ مدحتہ القائلون۔ ساری تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی مدحت تک بولنے والوں کی رسائی نہیں ہے۔

حمد کا لغوی معنی ہے کہ اختیاری صفات و افعال پر کسی کی تعریف کرنا چونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کی تمام صفات اس کی اختیاری ہیں وہ ان میں مجبور نہیں ہے لہذا اس کی ہر صفت پر اس کی حمد ہو سکتی ہے پرور دگار کے علم ہی کی صفت سے نہیں اسی صفت پر اللہ کی حمد کی جا سکتی ہے کیونکہ کائنات میں اللہ جیسا کوئی عالم نہیں ہے کیونکہ اللہ کا علم ذاتی ہے اور باقی مخلوقات کا علم اللہ کی عطا ہے اور بعض لوگوں کا علم کسبی بھی ہے تو حقیقت میں اللہ کی دی ہوئی عقل اور طاقت سے ہے اور کچھ ہستیوں کا علم وحی کے ذریعہ ہے علم لدنی تو بعض ہستیوں کا الہام کے ذریعہ یا مکاشفہ کے ذریعہ کائنات کی کوئی بھی عظیم سے عظیم تر مخلوق اپنے علم میں اور اللہ سبحانہ کی محتاج ہے لیکن اللہ کی ذات اپنے علم میں کسی کی محتاج نہیں پروردگار کا علم غیر محدود ہے تو مخلوقات کا علم چاہے جتنی وسعتیں اختیار کرلے لیکن پھر بھی

باری سبحانہ و تعالی کی طرف جب اسکے علم کی نسبت دی جاتی ہے تو اسکا علم محدود ہے اسی طرح قدرت و حیات کی صفت کو لے لیں یا رازق و خالق محی وممیت کی صفت کو لے لیں خدا ہر صفت میں یکتا ہے اور اسی وجہ وہ حمد کے لائق ہے رحمٰن و رحیم کی صفت کو لے لیں لہذا ہر صفت پر اللہ سبحانہ تعریف کا حقدار ہے اسی لئے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کی تمام صفتوں پر اسکی تمام تعریفیں ہیں لیکن پھر ممکن الوجود ہونے کی وجہ سے فرمایا جس قدر اللہ کی حمد بیان کر لی جائے انسان اللہ کی تمام حمد کرنے سے قاصر ہے کیونکہ محدود غیر محدود کا تمام ادراک نہیں کر سکتا۔

ولایحصی نعماءہ العادون ترجمہ۔شمار کرنے والے اللہ سبحانہ کی نعمتوں کو شمار نہیں کر سکتے

قران مجید میں پروردگار نے فرمایا (وان تعدوانعمۃ اللہ لا تحصوھا) اگر تم اس کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو شمار نہیں کر سکتے۔معصوم فرماتے ہیں اگر ہماری طرف منسوب کلام قرآن کے موافق ہو تو ہمارا کلام ہے ورنہ نہیں۔یہ کلام امام قرآن مجید کے عین مطابق ہے کسی نبی پر وحی کی گئی کہ میرا تمام شکر ادا کرو تو اس نبی نے عرض کی یا پروردگار تیری نعمتیں اتنی ہیں کہ میں تیرا کمال شکر ادا کرنے سے عاجز ہوں تو اللہ سبحانہ نے فرمایا یہی عجز کا اقرار ہی کمال شکر ہے۔کیونکہ نعمتیں بے شمار ہیں اور اسی بات کی طرف امام نے ارشاد فرمایا ہے کہ پروردگار کی ان نعمتوں پر جو بے شمار ہیں اللہ کی حمد ہے۔سب سے پہلی نعمت وجود میں آنے کی نعمت ہے پھر ایمان کی نعمت پھر صحت و زندگی کی نعمت اسی طرح مال ،اولاد ،عزت ،آنکھ ،کان ، زبان ، عقل ، امن و امان ، ظالموں سے نجات یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں لیکن یہ اس صورت میں نعمتیں ہیں جب انکو اللہ کی اطاعت میں استعمال کر کے دنیا اور آخرت کی زندگی کو کامیاب بنایا جائے ورنہ یہی نعمتیں دنیا وآخرت میں باعث عذاب ہیں آنکھ جیسی نعمت کو قرآن کی تلاوت ،علم دین کے حصول ،دینی کتابوں کے مطالعے ،والدین اور مومنین کی زیارت ،انبیاء اور ائمہ کی قبروں کی زیارت میں استعمال کر کے اس نعمت عظیم کا شکریہ اور پرور دگار کی حمد کی جاسکتی ہے کان کو آخرت سنوارنے کا ذریعہ بنا کر دینی محاضرات کو سن کر مومن سے غیبت سننے کے بعد دوسرے مومن کا دفاع کر کے خدا کا قرب حاصل کیا جا سکتاہے اسی طرح مال کی نعمت میں خمس و زکوٰۃ اور صدقات کو ادا کر کے خدا کا اس نعمت پر شکر ادا کیا جا سکتا ہے اور نعمتوں میں حمد وشکر پروردگار کے ذریعہ سے اضافہ کیا جا سکتا ہے قرآن میں ہے (لئن شکرتم لازیدنکم) (اگر تم نے میرا شکر ادا کیا میں تمہاری نعمتوں میں اضافہ کر دونگا)اولاد کی دینی تربیت کر کے دنیا و آخرت میں کامیابی کی منزلوں کو طے کیا جا سکتا ہے اور قرب الہی کیلئے زندگی کے بعد بھی ایک بہترین وسیلہ دنیا میں چھوڑا جا سکتا ہے ۔ اور اسی طرح علماء حق کا وجود ہر زمانہ میں اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے صحیح استفادہ کرکے دنیا و آخرت میں انفرادی و اجتماعی کامیابیاں حاصل کی جاسکتی ہیں قوموں کی ترقی علم وعلماء کی قدردانی سے ہے اور قوموں اور ملکوں کی تنزلی علم اور علماء کی بے قدری میں ہے ہمیشہ خدا سے دعا کرنا چاہئے کہ اپنی نعمتوں کی معرفت اور صحیح استعمال کی توفیق کے ذریعے اپنی حمد و شکر گزاری عطا فرمائے تا کہ قرب الہی کی طرف سفر گامزن رہے۔

حرم امام حسین علیہ السلام کے شعبہ عالمی نشر و اشاعت کے وفد کا بھارت کے مختلف شہروں کا دورہ

حرم امام حسین علیہ السلام کے شعبہ عالمی نشر و اشاعت میں سے حسین السلامی کو منتخب کیا گیا تھا ایران اور بھارت کے دورہ کے لئے انہوں نے گزشتہ دنوں بھارت کے مختلف شہروں کا دورہ کیا جن میں سے کشمیر میں مولانا افتخار انصاری اور ان کے صاحبزادے عمران انصاری سے مؤسسہ اہل بیت میں ملاقات کی بعد میں حوزہ امام رضا علیہ السلام کے مسئول سید مقصود رضوی حوزہ کے اساتذہ اور طلاب سے ملاقات کی مدرسۃ مفتاح العلوم کے سید سبطین کے علاوہ سید احمد فضل ، سید باقر الموسوی اور سید حسن الموسوی سے ملاقات ہوئی جس میں باہمی تعاون مابین حرم امام حسین علیہ السلام اور شیعان ہند کے حوالہ سے گفتگو ہوئی۔

حسین السلامی نے بمبئی میں آقائی سیستانی کے وکیل اورحوزہ امیر المومنین علیہ السلام کے مسئول سید محمد علی عابدی سے ملاقات کی جنھوں نے اردو مجلہ کے شائع ہونے پر مبارکباد پیش کی اور تجویز دی کہ ہندی زبان میں بھی مجلہ شائع کیا جائے جسکے لئے انہوں نے ہر ممکن تعاون کی پیشکش کی۔ بمبئی میں اہل سنت کے ممتاز عالم دین حکیم محمود احمد خان سے ملاقات کی ان کے ساتھ باہمی تعلقات پر گفتگو ہوئی اور انہیں کربلا کی زیارت کی دعوت بھی دی گئی جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا۔لکھنؤ میں ناظمیہ مدرسہ کے سید حمید الحسن سے ملاقات کے علاوہ حوزہ سلطان المدارس کے محمد صادق رضوی سے ملاقات کی ۔جناب مولاناکلب صادق ، تنظیم المکاتب کے سید جعفر ، حوزہ جامعہ تبلیغ کے شیخ رضا عباس ، مجلہ اصلاح کے مدیر سید جابر حسین باقری اور حسنین باقر سے ملاقاتیں کی۔ بنگلور شہر میں مختلف سماجی اور مذہبی شخصیات میں سے علی حیدر ملاقات کی ۔شریف حیدر نے اس موقع پر کہا میری خواہش ہے میں عراق کربلا زیارت کے موقع پر جب بھی آؤں تو کچھ ایام خواہ ایک روز کے لئے مجھے کفش برداری پر مامور کیا جائے جو میری خوش نصیبی اور سعادت ہو گی۔

دہلی میں ہندو شخصیات میں سے شری تروپی شنکر اور مرار بابو اور گروجین سنگھ سے ملاقات ہوئی۔

گنبد حرم امام حسین علیہ السلام کا علم بھارت کے مختلف شہروں میں لہرایا گیا۔ ایک بہت بڑی تعداد علم حرم امام حسین علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئی۔

حرم امام حسین علیہ السلام کے سکیریڑی جنرل شیخ عبد المھدی کربلائی کے نمائندہ خاص سعد الدین ھاشم نے بھارتی شہر بنگلور ,میسور ، علی پور،دود پالا پور، دہلی اور دیگر شہروں کا دورہ کیا، اس دوران انھوں نے مختلف مساجد وامام بارگاہوں کی زیارت کی اور ان کے منتظمین ,متولیان اور علماء سے ملا قات کے علاوہ حاضرین کو حرم امام حسین علیہ السلام کے گنبد کے متبرک علم کی زیارت کروائی اس موقع پر جذباتی مناظر دیکھنے میں آئے بہت سارے لوگ جو زیارت امام حسین علیہ السلام کے مشتاق افراد تھے انھوں نے بچشم تر اس علم کی زیارت کی اور اپنی دعائیں اور حاجتیں خدا وند متعال سے امام حسین کے وسیلہ طلب فرمائیں ،اس علم کی زیارت کے لئے کافی تعداد میں لوگ دور دور سے تشرئف لائے تھے غرض ہے کہ جس کو معلوم ہوا یا اطلاع اور خبر ملی تھی وہ اس علم کی زیارت کے لئے اہتمام کے ساتھ آیا اور اپنے طریقہ سے نذرانہ عقیدت پیش کی ۔شب ۱۳رجب المرجب بنگلور میں سعد الدین ھاشم مسجد عسکری میں تھے جہا پر حاضرین نے انہیں خوش آمدید کہا

نیز انہوں نے اپنے خطاب میں بیان کیا کہا کس طرح صدام ملعون کی حکومت کے خاتمہ کے بعد حرم امام حسین علیہ السلام اور حرم غازی ابو الفضل العباس کو چاروں مراجع عظام کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مرجعیت علمی سید علی سیستانی کے ادارت میں لیا گیا اور اب ان روضھائے مبارک میں تعمیراتی انتظامی اور ترقیاتی امور کی سر پرستی مرجعیت سید علی سیستانی کے ذریعہ زائریں کی خدمت کر رہے ہیں ۔

۱۰جون کو یہ علم علی پور کی امام بار گاہ زھراء سہرایا گیا اس موقع پر پہلے تمام حاضر ین کے سروں سے گزرا گیا بعد میں علی پور کی فضا میں اس علم مبارک کو سہرایا گیا جبکہ حاضرین لبیک یا حسین کے فلک شگاف نعرے لگارے تھے۔

۱۱ جون کو دہلی کے امام بار گاہ شاہ مردان میں علم حرم امام حسین کی زیارت کرائی گئی اس موقع پر تمام خواتین و حضرات نے لبیک یا حسین کے نعروں کے علاوہ نو خوانی کی اور علم مبارک حرم امام حسین علیہ السلام کی زیارت انتہائی عقیدت واحترام کے ساتھ کی گئی۔

۱۵جون کو حرم مقدسہ امام حسین کے نمائندہ نے شہر میسوں مسجد جعفریہ مین مقیم محفل میں شرکت کی جو اسی سلسلے میں قائم ہو ئی تھی اس موقع پر حاضرین نے علم حرم امام حسین کی زیارت کی اپنی دعائیں بوسیلہ علم مبارک وامام حسین علیہ السلام مانگی اور انتہائی عقیدت اور احترام کا مظاہرہ کیا گیا یہاں پر حاضرین نے بھر پور دعائیں کی۔ حضرات ابو الفضل العباس اور حرم امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے اس موقع سے بہت جذباتی مناظر کا س،سامنا تھا لوگ ، عقیدت اور اشک بار آنکھوں سے اس علم مقدس کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے۔

علم حرم امام حسین عنقریب اب پاکستان میں بھیجا جائے گا

چیرمین علماء اہلسنت ومفتی فرانس شیخ سانکو محمدی نے کربلاء معلی میں اپنے شیعہ ہونے کا اعلان کردیا

کتنا عظیم ہے مذہب آل محمد جس کا نور دل کی اتاہ گہرائیوں میں جب اُترتا ہے اور دل منور ہونے کے بعد ضریح مبارک امام حسین سے لپٹ کر ایک مفتی ،اہل سنت عالم دین آنسووں کے نذرانے عقیدت پیش کرتے ہوئے کھ رہا تھا مولا مجھے معاف فرمائیں اتنے برس میں حقیقت سے نا آشنا تھا اب آج سے مجھے بھی حسینیوں میں شمار کریں۔

یہ تھے جذبات فرانس میں مقیم چیرمین علماء اہلسنت ومفتی فرانس شیخ سانکو محمدی کے جو اصلا کیمرون کے ہیں گذشتہ ۴۳ سال سے فرانس میں مقیم ہیں اُن کا کہنا ہے کہ عراق میں کربلا کی یہ میری پہلی زیارت ہے جب میں کربلا کے سفر کے لئے عازم ہوا میرے دوستوں اور اقربا نے مجھے منع کرتے یہی کہا کے عراق میں بد امنی ہے حالات خراب ہے کھاں جارہے ہو لیکن جب میں عراق آیا خصوصا کربلا پہنچا تو مجھے انتہائی عجیب روحانی سکون ملا جس کا میں تصور بھی نہیں کرسکتا تھا عراقی جس اپنائیت اور محبت سے مجھے ملے یہ میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کربلا اور تشیع کے متعلق میرے خیالات مختلف تھے۔

جب اُن سے سوال کیاگیا کہ شیعت کو کیسے پایا تو اُنہوں نے کہا، مجھے افسوس ھوتا ہے کہ میں نے اپنی عمر کے ٦٨ سال نادانی میں گذارے اصل اسلام شیعہ مذھب ہے اسلام کی اصل روح میں نے اب دیکھی ہے آج میرا دل ودماغ آزاد ہے میں صحیح معنوں میں سوچ اور سمجھ سکتا ہوں دیکھ رہاہوں اصل اسلام شیعی اسلام ہے میں جب سے کربلا آیاہوں مجھے اسلام کی روح نظر آئی ہے وہ بھی تشیع کی صورت میں، میں آج سے عھد کرتا ھوں کہ میں شیعوں کا اور آقائے سیستانی کا ایک سپاھی بن کر زندگی گذاروں گا۔

آٹھویں سالانہ ربیع الشھادہ انٹرنیشنل فیسٹیول کا انعقاد جس میں 40 ممالک کے وفود نے شرکت کی

ولادت امام حسین علیہ السلام ، حضرت ابی الفضل العباس علیہ السلام ، حضرت علی اکبر علیہ السلام اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے سلسلے میں عتبہ المقدسہ الحسینیہ اور عتبہ العباسیہ کے زیر اہتمام آٹھویں سالانہ ربیع الشھادہ عالمی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ۴۰ ممالک سے ۱۳۵ افراد نے شرکت کی اس کانفرنس میں مختلف شخصیات نے اپنے اپنے مقالات پیش کئے اسکے علاوہ حرمین مقدس امام حسین علیہ السلام اور حضرت عباس علیہ السلام کی انتظامیہ کی جانب سے کربلا میں جاری ترقیاتی کاموں کا تعارف کرایا گیا جو تقریبا۱۵۰ پروجیکٹ پر مشتمل ہے جس میں اہم ترین حرم مقدس کے توسیعی پروگراموں کے علاوہ زائرین کرام کی سہولیات کے حوالہ سے مختلف پروجیکٹ ہیں۔

اس فیسٹیول میں امریکا، کینیڈا، برطانیہ ، جرمنی،اسپین ، ناروے ، فرانس ، اٹلی ، سویڈن ،ڈنمارک، آسٹریلیا، افریقہ ، تمام عرب ممالک کے علاوہ ایران ، انڈیا اور پاکستان سے بھی وفود نے شرکت کی۔ انڈیا کی دہلی بادشاہی مسجد کے خطیب اور امام جمعہ مفتی مکرم صاحب کے علاوہ سید ظفر الحسنین زیدی اور بنگلور سے آغا سلطان نے شرکت کی جبکہ پاکستان سے مولانا انور نجفی کے علاوہ گزشتہ برس مائونٹ ایورسٹ کی چوٹی پر علم امام حسین علیہ السلام سربلند کرنے والے معروف کوہ پیما حسن پارہ نے بھی خصوصی شرکت کی

ماہنامہ الروضۃ الحسینیۃ کی پانچویں سالگرہ کی تقریب حرم امام حسین علیہ السلام کے خاتم الانبیاء ہال میں منعقد ہوئی۔

گزشتہ دنوں حرم امام حسین علیہ السلام کے شعبہ اطلاعات و نشریات کی طرف سے جاری ماہنامہ الروضۃ الحسینیہ کی پانچویں سالگرہ کے موقع پر ایک پر وقار تقریب حرم امام حسین علیہ السلام کے خاتم الانبیاء ہال میں منعقد ہوئی جس میں کربلا کی ممتاز شخصیات نے شرکت کی اس تقریب کی صدارت حرم امام حسین علیہ السلام کے سیکرٹری جنرل شیخ مہدی کربلائی کے نائب سید افضل شامی نے کی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا ہمارا ماہنامہ حسینی ثقافت اور حسینی مشن کی نشر و اشاعت کا کام کر رہا ہے جس کی ابتداء عصر عاشور سے ہی جناب زینب سلام اللہ علیہا نے کی اور اس مشن کو کوفہ و شام کے بازاروں اور درباروں میں متعارف کرایا۔یہاں تک کہ اس حسینی پیغام سے کوفہ و شام کے در و بام لرز گئے اس مشن کو ہمارا ادارہ عام کر رہا ہے یہی وجہ ہے کہ آج سے ۵ سال قبل جو پودا ہم نے لگایا تھا اس کی ۷ شاخیں ہوگئی ہیں جو عربی کے علاوہ فارسی ،اردو ،انگلش، فرانسیسی اور جرمنی زبانوں میں مجلہ نشر ہو رہا ہے اور ہر زبان کے قارئین کے لئے باعث فخر ہے۔ مسیحی مفکر انطون بارا جنھوں نے ایک کتاب حسین فی الفکر المسیحی لکھی ہے نے بھی اس تقریب میں شرکت کی اوراب موصوف جناب زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کی سیرت پر کتاب لکھ رہے ہیں انہوں نے اپنے خطاب میں سید افضل شامی کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اطلاعات و نشریات حسینی کی ابتداء جناب زینب سلام اللہ علیہا نے اپنے خطبوں سے کی جو لازوال حقیقت ہیں۔ ماہنامہ الروضۃ الحسینیہ کے مینیجنگ ایڈیٹر سید محمد حسین العمیدی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم مزید زبانوں میں بھی پیغام حسین علیہ السلام نشر کرنے کا عزم رکھتے ہیں جس میں علاقائی زبانوں ترکمانی اور کردی کے علاوہ چینی ،جاپانی اور ہندی زبانیں بھی شامل ہیں عنقریب جن کا آغاز ہو گا۔

اس تقریب میں مختلف شعراء نے اپنا کلام پیش کیا اور حرم مقدس امام حسین علیہ السلام کے ایک شعبہ ترانہ کے ذریعہ نذرانہ عقیدت اور میڈیا کی ٹیم کو تہنیت پیش کی گئی۔ آخر میں ماہنامہ الروضۃ الحسینیہ کی ٹیم کو یادگاری شیلڈ پیش کی گئی اردو زبان مجلہ روضہ حسینی کی ٹیم میں سے سید عباس نقوی ، سید احسن زیدی اور سید علی عباس رضوی کو بھی شیلڈز سے نوازا گیا۔

شیعہ کون ہے؟

• سید عباس النقوی

ہر وہ شخص شیعہ ہے جو شیعہ عقائد اخلاق آداب اور اصول پر عمل کرے کیونکہ مذھب شیعہ کے اصول اور بنیاد الہی ہیں خدا وند متبارک ومتعال کے بنائے ھوے ہیں اور رسول اکرم کے ذریعہ اور اھلبیت عظام کی بے پناہ قربانیوں اور علماء اعلام شیعہ کی انتھک محنت اور کوششوں کے بعد ہم تک یہ دین صحیح وسالم حیثیت میں پہنچا ہے شیعت کا تعارف کے سلسلے میں چند سطور پیش خدمت ہے

۱۔شیعہ وہ ہے جو رسول خدا حضرت علی اور اھل بیت سے عقیدت وہ مودت رکھتا ہو جس طرح قرآن کریم میں ارشاد رب العزت ہے
قل لا أسئلكم عليه اجرا الا المودة فى القربى

۲۔ شیعہ قوم کی درخشندہ تاریخ ہے جو روز بعثت رسالت سے آج تک تاریخ کا جھومر ہے

۳۔اس وقت شیعہ آبادی تقریبا چالیس کروڑ افراد سے زائد ہیں

۴۔اھل تشیع کی بے شمار و بے حساب تصانیف و تآلیف ہیں جو صدیوں پر محیط ہیں اور انتہائی قیمتی علمی ذخیرہ ہیں * ۱

۵۔ اسلامی و غیر اسلامی ممالک میں شیعہ مکتب فکر کی درس گاہیں،دینی مدارس،مساجد، لائبریریز،انسٹیٹوٹ،علماء ،خطبائ،دانشور، محققین کثرت سے ہیں

۶۔ تاریخ میں اورحالیہ دور میں بھی کافی ممالک میں انکی حکومتیں تھیں اور ہیں یا مختلف ممالک میں اہم حکومتوں کا حصہ ہیں *۲

۷۔صدر اسلام سے لے کر آج تک اھل تشیع اور اھل تسنن نے مل جُل کے زندگی گزاری ہے اور اسلامی بھائی چارہ کی فضا قائم کی ہے

۸۔کافروں ، ملحدوں ،بے دینوں اور صھیونیوں کے خلاف علم جھاد بلند کرنے میں کوئی تامل نہیں کیا بلکہ اعلاء کلمۃ الحق کے لئے ہمیشہ اھل تشیع نے عملی کوشش کی ہے

۹۔ اھل تشیع کے علمی مراکز، انسٹیٹیوٹ، ثقافتی، ادبی، اور اقتصادی مراکز، ممتاز شخصیات،بلند پایہ علماء دین ہیں اور ان میں سب سے نمایاں نجف اشرف، کربلاء معلٰی،بغداد،کاظمین ،سامراء ،بیروت،اردن، قاھرہ، قم مقدسہ، مشھد مقدس،طہران کراچی،لاھور ،اسلام آباد،ممبی ،الہ آباد،دھلی،لکھنو، جکارتا،کویت ،منامہ،دوحہ،احساء

،قطیف،مدینہ منورہ،دمشق، لیبیا، الجزائر، تونس، افریقی ممالک کے علاوہ، یورپی ممالک،اسٹریلیا، امریکہ جیسے ملکوں اور شہروں میں باأثرحیثیت کے مالک افراد و موء سسات دینی خدمات انجام دے رہے ہیں ٣*

١٠۔اھل تشیع کا عقیدہ ہے کہ اللہ ایک ہے یکتا ہے وحدہ لاشریک ہے ،حضرت محمد صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں، اللہ کا پسندیدہ دین اسلام ہے،قرآن اللہ کی آخری اور لاریب کتاب ہے ،کعبہ قبلہ ہے،قبر مں سوال منکر ونکیر حق ہے،قیامت روز جزا وسزا ہے ،جنت و دوزخ حق ہے،ایک لاکھ چومس ہزار انبیا اللہ نے انسانوں کی ھدایت کے لئے بھیجے پہلے حضرت آدم اور آخری حضرت محمد صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم ہں

١١۔تمام نمازیں بر وقت ادا کرنا ،رمضان کے روزے رکھنا،حج بیت اللہ کرنا،زکاۃ وخمس دینا،اعلاء کلمۃ الحق کے لئے جہاد کرنا ، امر بالمعروف نھی عن المنکر کرنا،اولیاء اللہ سے محبت اور ان کے دشمنوں سے اظہار نفرت کرنا کو فروع اسلام جانتے ہیں جن پر ایمان و عمل لازمی ہے

١٢۔اھل تشیع ہمیشہ نیک اعمال بجالانے ،صدقہ خیرات دینے، مستحبات کی ادائیگی اور محرمات خدا کو ضروی قرار دیتے ہں

١٣۔اھل تشیع جانتے ہیں کہ خدا کا پسندیدہ دین اسلام ہے بشریت کی نجات اور بھلائی کے لئے یہ دین نازل کیا گیاہے خد ا وند متبارک ومتعال کی طرف سے اور یہ دین ہمارے تمام مسائل اور لوازمات حیات پر محیط ہے غرض کہ ہر شعبہ زندگی میں یہ قوانین اور ضابطہ فراہم کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم حلال محمد (ص) کو حلال حرام محمد (ص) کو حرام تا قیامت سمجھتے ہں

١٤۔اھل تشیع تمام مسلمانوں کا ایک پلیٹ فارم میں جمع ہونا وحدت واتحاد مسلمین کو واجب سمجھتے ہیں۔ ٤*

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقو ا
-آل عمران ١٠٣

١٥۔اھل تشیع کا ایمان ہے جو قانون خلاف قرآن ہو،احکامات الہٰی کے منافی ہواُس پر عمل کرنا حرام ہے۔ جیسا کہ قرآن میں حکم ہے
ومن لم يحكم بما انزل الله فالائك هم الكافرون - مائدہ ٤٤

١٦۔اہل تشیع کی ایک اور پہچان یہ ہے کہ رسول اکرم (ص) کے بعد انکے نائب ،خلیفہ اور امام کے طور پر ١٢اوصیاء پر یقین رکھتے ہیں جیسا کہ ختمی المرتبت نے فرمایا
میرے بعد میرے بارہ خلفاء ہوں گے
یہ خلفائے رسول (ص) مندرجہ ذیل ہں
١۔ حضرت امام علی علیہ السلام ٢۔ حضرت امام حسن علیہ السلام ٣۔ حضرت امام حسین علیہ السلام ٤ ۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ٥۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ٦۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ٧۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ٨۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام ٩۔ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ١٠ ۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام ١١۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ١٢۔ حضرت امام محمد مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف,

ان تمام پر یہ یقین رکھنا کہ یہ تمام آئمہ ھدیٰ ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے کے لئے آئے ہں جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا
انت منذر ولكل قوم هاد اے رسول آپ آگاہ والے ہیں اور ہر قوم لئے ایک ہادی (رہنما) ہے۔

نبی اکرم (ص) کی سیر ت اور کردار کی تشرح اور تفسیر انہی شخصیات میں عملی طور پر دکھائی ہے جس پر تا دم قیامت ہمکو عمل پیرا ہونا ہے۔ پہلے امام سے گیارہویں امام تک تمام آئمہ کرام مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہوئے ہیں تاہم امام مہدی علیہ السلام جو امام حسن عسکری علیہ السلام کے بیٹے ہیں وہ غیبت مں ہیں اور بوقت ضرورت اپنے مومنین کی ہدایت اور رہنمائی کرتے ہیں اور وقت آنے پر ظہور فرمائیں گے۔

سعادت ابدی

ارشاد رب العزت اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ

• شیخ بلال النجفی (دوسری قسط)

دنیامیں کوئی ایسا انسان نہیں ہے جو سعادت کا طلبگارنہ ہو ہر بشر کی خواہش ہے تمنا ہے آرزو ہے اور دن رات اسی کوشش میں ہے کہ زندگی میں ہر طرف سعادت ہی سعادت ہو تو سعادت ہر دل عزیز شئ ہے جس کی تلاش میں ہر مذہب اور ہر دین کا انسان دوڑ رہا ہے ۔

لیکن اس لفظ کے مفہو م و مصداق میں لوگوں کے خیالا ت مختلف ہیں کچھ سمجھتے ہیں کہ سعادت سے مراد مادی وسائل و سہولیات کی فراوانی ہے اور کچھ سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد روحانی تسکین اور اطمینان قلب ہے اپنے حق پر ہونے کا یقین ہے خواہ مادی وسائل و راحت کا سامان میسر ہو یانہ ہو جیسا کہ شہزادہ علی اکبر علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار امام حسین علیہ السلام سے مکہ سے کربلا کی طرف جاتے ہوئے راستے میں فرمایا جب ہم حق پر ہیں تو پھر موت سے گھبرانا کیا ۔یعنی جناب علی اکبر علیہ السلام اپنے مقام سعادت کی طرف اشارہ کررہے ہیں کہ ہمارے دل میں جو اطمینان و یقین ہے اپنے حق پر ہونے کا اس کو موت و قتل جیسی دردناک حالت بھی خوف و تردد میں نہیں بدل سکتی لہذااس دو میں ضروری

ہے مومنین کرام ایسے ایمان و اطمینان کی جستجو کریں چونکہ اس دور کے بارے میں معصومین علیھم السلام نے فرمایا ہے میری امت پر ایک زمانہ آئے گا جب لوگوں کے دلوں سے اس طرح ایمان چلا جائے گا جس طرح آنکھ سے سرمہ نکل جاتا ہے اور پتا بھی نہیں چلتا ۔اور اپنے عقائد کے حق ہونے کا ایسا یقین و اطمینا ن دو طریقوں سے حاصل ہوتا ہے ۔

۱-محبت و عشق ۔یعنی جس پر آپ عقیدہ رکھتے ہیں اس ے محبت ہو جنون کا عشق ہو ۔

۲-دلیل و برہان ۔یعنی جس پر آپ عقیدہ رکھتے ہیں اس کی معرفت حاصل کی جائے برہانی دلیلوں کے ذریعے۔

جبکہ مومن بننے کے لئے سب سے پہلا عقیدہ توحید کا عقیدہ ہے اس کے بارے میں ہم گزشتہ شمارے میں عرض کر چکے ہیں کہ پروردگار کی معرفت سے نہ تو عقل بالکل معطل ہے تا کہ اس کی ذات مجہول محض ہو جائے اور نہ ہی عقل مکمل فعال ہے کہ اس کا احاطہ کر لے بلکہ امر بین الامرین ہے ۔معصومین علیھم السلام نے اس مقام پر دو قسم کی صفات بیان کی ہیں پروردگار کی معرفت کے لئے ۔

۱-صفات ثبوتیہ جن کی معرفت سے نظریہ تعطیل کی نفی ہو جاتی ہے ۔

۲-اور صفات سلبیہ جن کی معرفت سے نظریہ تشبیہ کی نفی ہو جاتی ہے ۔

اور جیسا کہ عرض کر چکے ہیں مقام اطمینان تک پہنچے کے لئے دو طریقے ہیں محبت اور برہان ۔

تو معرفت خدا کے باب میں علماء کرام بہت سے علمی دلائل اور صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کی تشریح تو بیان کرتے ہیں مگر پہلا طریقہ جو عالم و جاہل سب کے لئے یکساں مفید ہے اس کو بہت کم بیان کیا جاتا ہے ۔

تو حق بنتا ہے پروردگار کے رحم و کرم اور بندوں کے ساتھ اس کی شفقت و محبت کے واقعات بھی یہاں بیان کیئے جائیں جس طرح محمد و آل محمد علیھم السلام کے فضائل بیان کئے جاتے ہیں تو مومنین کے دلوں میں محبت اجاگر ہوتی ہے ولایت و عقیدت میں تلاطم آتا ہے ۔خدا تعالیٰ کو اپنے بندوں سے جو محبت ہے ماں کی مامتا اس کے عشرعشیر بھی نہیں بنتی لیکن وہ والدین کی طرح ہر اچھی و بری خواہش کو فوراً پورا نہیں کرتا تا کہ اس کے بندے کی آخرت تباہ نہ ہو جائے یعنی جس طرح ہر والدین اپنے بچے کے لئے اچھے مستقبل کے متمنی ہوتے ہیں اسی طرح پرور دگار بھی اپنے بندوں کے لئے اچھے مستقبل کی تمنا رکھتا ہے ۔

والدین اس لئے ہر اچھی و بر ی خواہش مان لیتے ہیں کیونکہ ان کی محبت جہالت و جنون کے اندھیرے میں لپٹی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ اولاد کی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو جاتے ہیں اور ان کی غلط خواہشات بھی پوری کر دیتے ہیں مگر پرور دگار کی محبت علم ونور کی روشنی میں ڈھلی ہوئی ہے جس کی وجہ سے وہ ہر حال میں اپنے کو کامیاب سعادت مند اور روشن مستقبل دیکھنا چاہتاہے جس کی وجہ سے وہ اچھی و بری ہر خواہش و تمنا پوری نہیں کرتا بعض دفعہ انسان مال دولت ،اولاد کسی شی کی دعا مانگتا ہے مگر پور ی نہیں ہوتی اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو مستقبل کی خبر نہیں اس مال وا ولاد سے اس کو کیا ملے گا اور اللہ اس کی سعادت کی خاطر اس کی استجابت کو روک دیتا ہے اس سے معلوم ہوا وہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے ان کی سعادت چاہتا ہے اس لئے ہر دعا وہر خواہش پوری نہیں کرتا اب وہ اپنے بندوں سے کس قدر پیار کرتا ہے کس قدر ان کی سعادت کا متمنی ہے اس کے لئے ملاحظہ فرمائیں نبیوں کی قربانیاں اور واقعہ کربلا کی قربانیاں, خدااپنے بندوں سے محبت کرتا ہے تو ان کی ہدایت کے لئے انبیاء بھیجے جس طرح والدین محبت کی وجہ

سے اولاد کو اسکول میں داخل کرتے ہیں اعلیٰ تعلیم دیتے ہیں افسر بناتے ہیں کیونکہ محبت ہے اچھا مستقبل دیکھنا چاہتے ہیں اسی طرح اس کریم اللہ نے بھی اپنے بندوں کو اعلیٰ تعلیم و ترقی دلانے کے لئے دنیا و آخرت میں افسر بنانے کے لئے انبیاء بھیجے اور حد یہ کہ نبی قتل ہوئے ذبح ہوئے پھر بھی اس نے انسان پر ہدایت و تعلیم کا راستہ بند نہ کیا محبت جو ہے ان سے اور پھر واقعہ کربلا تو اس بات کی دلیل ہے اس نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی ۔

پرور دگار یہ کربلا ہے گرمی کی شدت پیاس کی حدت صحراء کی گھبراہٹ ،دکھ ، درد، رنج و الم کا جھرمٹ معصوم بچوں کی بلبلاہٹ ،ہر طرف لاشے ہی لاشے ،درمیان میں حسین کھڑا ہے علی اکبر کے سرہانے علی اصغر کا لاشہ لیکر کیوں ؟ فرمایا میں اپنے بندوں پر جنت کا راستہ واضح کرنا چاہتا ہوں اور کربلاء کے سوا جنت کا کوئی مستقل ،یقینی اور سیدھا راستہ نہ تھا اس لئے خاموش ہوں ۔اور پھر ان بندوں سے مجھے محبت جو ہے وہ محبت جو علم و نور کی روشنی میں ڈہلی ہے اس لئے ہر حال میں ان کا اچھا مستقبل چاہتاہوں اس کے باوجود یہ بندے کس قدر ناشکرے ہیں اس کی اعلیٰ تعلیم کے انتظام واہتمام کے باوجو د یہ حق کو پہچاننے کی کوشش نہیں کرتے انبیاء کی قربانیوں کے باوجود اپنے جہنم کا ایندہن بننے سے بچاؤ نہیں کرتے ۔واقعہ کربلا کے باوجو د یہ اپنے متمنی الیٰ الخیر سے محبت نہیں کرتے مولوی صاحبان سے پوچھیں خدا کی محبت کس لئے ؟ تو کہتے ہیں ،اس نے کھانے پینے کی نعمات پیدا کی ہیں آسائش و نمائش کا سامان پیدا کیا ہے تو روٹی کھلانے والے سے محبت ہونی چاہئے ناں ۔افسوس انسان اپنی مادیت سے باہر نہ نکل سکا محبت بھی کی خدا سے تو مادیات کا سہارا لیکر آؤ کربلا والوں کی خدا سے محبت دیکھو تین دن کی بھوک ،اور پیاس ہے اصغر کا گلا جتنی بار علی اصغر مولا کے ہاتھوں پر تڑپا اتنی بار پکار کر فرمایا رضاً بقضائہ و تسلیماً لامرہ

پرور دگار میرے بچوں کی بھوک اور پیاس کا گواہ رہنا ہم نے تجھ سے محبت اس لئے نہیں کی کہ تو ہمیں کھانے پینے کی نعمات دیتا ہے بلکہ اس محبت کرتاہوں کہ تو کل کا کل جمال ہے عین الکمال ،محبت کے لائق ہے اس لئے تو ہاتھوں پر علی اصغر کا نذرانہ لیکر کھڑا ہوں چونکہ تیری محبت معصوم ہے

تو جواب بھی معصوم ہونا چاہئے۔
امام حسین علیہ السلام کی قربانی کے اندر انسان کی ہداہت ،سعادت ،اور اچھے مستقبل کا ہر درس موجود ہے اور امام حسین علیہ السلام نمائندہ الہٰی ہیں تو گویا خدا کی نمائندگی میں اس کے بندوں کو مولا نے سعادت کا راستہ اور اچھے مستقبل کی ضمانت دی ہے جو انسان بھی امام حسین علیہ السلام سے وابستہ رہے گا مولا کے اصول و افکار اور سیرت کو کردار کو اپنائے گا اچھا مستقبل پائے گا دنیا و آخرت میں سعادت مند کہلائے گا ۔الغرض انسان کی سعادت اور اچھے مستقبل کے لئے اعلیٰ تعلیم و تربیت کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کے لئے خدا نے انبیاء معصومین کو بھیجا۔پھر ترقی کی سیڑھیاں چڑھنے کے لئے سامنے کسی نمونہ اور تجربہ کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کے لئے اس نے انبیاء کو قربانیوں سے گزارا ۔اس کے باوجو د اگر کوئی انسان نا کامیاب رہ جاتا ہے اعلیٰ تعلیم و تربیت حاصل نہیں کرتا انبیاء کی قربانیوں سے کوئی تجربہ اور نصیحت نہیں لیتا تو اس پر آخر میں حجت اتمام کرنے کے لئے خدانے امام حسین علیہ السلام کو کربلا کی قربانیوں سے گزارا کیونکہ کربلا وہ معجزہ ہے جو عقل و فکر اور غیرت و شرافت میں طلاطم پیدا کر کے ناکام و محروم انسان کو بھی سعادت کے راستے پہ لے آتا ہے ۔تو اس تمام گفتگو کا خلا صہ یہی ہے و ہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے اس لئے ان کی سعادت و اچھے مستقبل کی تمنا رکھتا ہے جس کے لئے اس نے یہ انتظام و اہتمام کیا ہے تو اب انسان کا فرض بنتا ہے سعادت کے راستے پر سفر شروع کر دے اور یہ سفر شروع ہوتا ہے علم سے اور ختم ہوتا ہے عمل پر وہ یوں کہ پہلے اصول دین کی معرفت حا صل کرے عقائد کی اصلاح کرے صحیح عقائد کی تعلیم حاصل کرے اور اپنے واجبات و محرمات کا علم حاصل کرے اسطرح جب کسی کی زندگی کے شام وسحر مکمل ہوں گے تو اس کے ساتھ اس کی سعا دت کا سفر بھی مکمل ہو جائے گا اور اس کے آگے اچھا مستقبل ہے جو انسان کی آخری منزل ہے جس تک پہنچنے کے لئے امام حسین علیہ السلام سے وابستگی ضروری ہے چونکہ وہ ہدایت کا چراغ اور نجات کی کشتی ہے اور اس راستے میں جہالت کے اندھیرے اور گمراہی کے دلدل نہیں ہیں جن سے فقط امام حسین علیہ السلام ہی انسان کو بچا سکتے ہیں فرمان ہے رسول کا۔

الشيخ الكربلائي:

ضرورت ہے کہ دہشت گردی کے اسباب اور عوامل کی تشخیص کی جائے

نماز جمعہ کے خطبہ میں حرم امام حسین علیہ السلام کے سیکٹری جنرل اور مرجعیت اعظمیٰ سید علی حسینی السیستانی کے نمائندہ شیخ عبد المہدی کربلائی نے کہا گزشتہ دنوں ملک میں مختلف مقامات پر دہشت گردی کے مختلف واقعات رو نما ہوئے جس کی وجہ سے بیسوں لوگ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے اور سیکڑوں لوگ ان واقعات میں زخمی ہوئے جن کا علاج معالجہ مختلف ہسپتالوں میں ہو رہا ہے ان حالات میں خاموش تماشائی نہیں بن سکتے یہ دہشت گردی اور بزدلانہ حملے نا قابل برداشت ہیں اسکا سد باب ہونا چاہیئے اس حوالہ سے ہمیں مختلف قسم کے تحقیقاتی ادارے تشکیل دینا ہونگے اور دہشت گردی کے اسباب و عوامل اور اسکے منبع اور سر پرستوں تک رسائی حاصل کر کے اس دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھیکنا ہو گا اس لئے میں تمام اداروں سے سیاستدانوں سے اور تمام ایجنسیوں کو کہتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنی ذمہ داری نبھائیں اور ایسے شعبہ بنائیں جو دہشت گردی کے اصل اسباب و عوامل کی تشخیص کریں جسکا بعد میں مستقل حل نکالا جا سکے۔

جہاں تک جمہوریت کا سوال ہے تو اس میں مختلف تبدیلیاں رونماہوتی رہتی ہیں جو اس کے نئے چہرے متعارف ہوتے رہتے ہیں اپنے عمل اور کارکردگی کی بنیاد پر وہ قائم رہتے ہیں یا رو بہ زوال ہو جاتے ہیں یہ تبدیلیوں کو جذباتی اور بد کلامی کی صورت اختیار نہیں کرنا چاہئے اس سے اداروں کی کار کردگی متاثر ہوتی ہے جو کہ نہیں ہونی چاہئے اداروں کو اپنی مستقل حیثیت قائم رکھنا ہوگی جسکی بدولت ملک ترقی کی راہ پر گامزن رہے گا ہم نے اپنے ملک کی جمہوری حیثیت کو قائم رکھتے ہوئے اسے ترقی کی منزل طے کرنی ہے اور اس سلسلے میں عوام کی بھرپور شرکت ضروری ہے۔

السيد الصافي:

حکومتی ملازمین تن دھی اور ذمہ داری سے کام کریں

کربلا معلی میں حرم امام حسین علیہ السلام کے روضہ میں قائم نماز جمعہ کے خطیب حرم ابی الفضل العباس کے سکریٹری جنزل اور مرجعیت عظمیٰ سید علی حسینی السیستانی کے نمائندہ نے دوران خطبہ جمعہ میں کہا کہ تمام محکموں کے ملازمین اپنی فرائض کی انجام دہی میں دقت سے کام لیں اور اپنے فرائض کو بخیر و خوبی انجام دیں کیونکہ ہر فرد پر لازم ہے اپنے ملک وقوم کی ترقی و فلاح و بہبود کے لیے کام کرے ہر انسان ہر ملازم ہر افسر پر ہم زور دیتے ہیں کہ وہ اپنے رزق کو حلال کرنے کے لئے اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرے کیونکہ یہی اساسی اور بنیاد عامل ہے ملک کو ترقی کی راہ پر لانے کا جن ملکوں نے اس بنیاد پر عمل کیاہے ہم انہیں ترقی کے معراج پر دیکھ رہے ہیں اس ثقافت کو ہمیں پروان چڑھانا ہے انھوں نے کہا کہ میں یہاں پر تمام افسران ملازمین پر زور دیتاہوں ہر لمحہ آپکا قیمتی ہے اسکو اپنے ملک کی ترقی کے لئے صرف کریں اپنی ڈیوٹی کے اوقات میں بھرپور کام کریں کسی ذاتی دوست کا استقبال اپنی کام کے اوقات میں نہ کریں بلکہ وقت اپنے واجبات کی ادائیگی میں گزاریں تاکہ آپکا ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے دوران ڈیوٹی لمبے لمبے ذاتی ٹلیفون سننا اور ذاتی مسائل پر توجہ دے کر وقت کا ضائع کرنا گھر کے بجائے ناشتہ آفس میں کرنا یہ وہ افعال ہے جو محب وطن کو زیب نہیں دیتے اپنے ہر لمحہ کو ملک کی ترقی کے لئے صرف کریں ۔انہوں نے مزید کہا کہ جن قوموں نے ترقی کی ہے ان کے دماغ ہمارے دماغوں سے زیادہ نہیں تھے بلکہ انہوں نے جو کردار اپنایاوہ قابل تحسین اور تقلید ہے ہم کواپنا وقت کا صحیح استعمال کرنا ہوگا تب ہی ہم ترقی کے مراحل طے کر سکتے ہیں۔

الشيخ الكربلائي:

خشک سالی سے بچاؤ کے لئے متحدہ موقف اختیار کرنا چاہیے

حرم امام حسین علیہ السلام کے سیکٹری جنرل اور مرجعیت عظمیٰ سید علی حسینی السیستانی کے نمائندہ شیخ عبد المہدی کربلائی نے حرم امام حسین علیہ السلام میں قائم جمعہ کے خطبہ کے دوران کہا کہ قدرتی منابع اور دریاؤں کا کردار ملک کی ترقی میں انتہائی اہم ہوتا ہے اسی طرح ہمارے ملک کے یہ دو بڑے دریا دجلہ اور فرات انتہائی اہم ہیں یہ ہمارا قدرتی ورثہ اور دولت ہے جو ہزاروں سالوں سے عراق کی زمین کو سیراب کر رہی ہے یہی وجہ ہے کہ عراق کی سر زمین کو ہمیشہ سے مابین النہرین سے یاد کیا جاتا ہے یہی دو دریاؤں کے پانی پر عراق کی زرعی حیوانی اوراقتصادی ترقی کا دارومدار ہے لیکن خشک سالی اور آبی ذخیروں کی عدم حفاظت اور ماہرین کی آراء اور اندازوں سے لگ رہا ہے کہ آئندہ پچاس سالوں تک اگر منصوبہ بندی نہ کی گئی تو انتہائی خطرناک نتائج بھگتنے کا اندیشہ ہے عدم توجہی کے باعث دن بدن حالات نازک ہو رہے ہیں آبی ذخیرہ روبہ زوال ہو رہے ہیں اور خشک سالی کے اندیشہ بڑھ رہے ہیں لہذا میں اپنے ھم وطنوں ،ارباب اقتدار اور ماہرین کو اس آئندہ خشک سالی اور متوقع قحط سے پہلے آبی ذخیروں کے خاتمے سے پہلے اس کے تدارک کے لئے کہتا ہوں کہ اپنی تمام تر توانائیاں خرچ کریں اور عراق کے داخلی معاملات میں سے اس مسئلہ پر بھی توجہ دیتے ہوئے اپنے شمال اور مشرقی علاقوں سے آنے والی نہریں اور آبی ذخائر پر بھر پور توجہ دیں اس حوالے سے قومی موقف اختیار کرتے ہوئے ایک ہو جائیں اور بین الاقوامی قوانین کوبروے کار لاتے ہوئے آبی ذخائر کی حفاظت کیلئے فوری اقدامات اٹھائیں ۔

السيد الصافي:

دوسرے ممالک سے عراقی اموال واپس لانا ہونگے

کربلا معلی میں حرم امام حسین علیہ السلام کے روضہ میں قائم نماز جمعہ کے خطیب حرم ابی الفضل العباس کے سکریٹری جنرل اور مرجعیت عظمیٰ سید علی حسینی السیستانی کے نمائندہ نے نماز جمعہ کے خطبہ میں کہا کہ ہم ارباب اقتدار کی توجہ عراقی اموال کی طرف کراناچاہتے ہیں جو اس وقت دوسرے ممالک کے قبضہ میں ہے واضح رہے کہ گزشتہ سالوں میں طاغوتی نظام اور استعمار کی وجہ سے بہت سارے اموال عراق دوسرے ممالک کے قبضہ میں ہیں جن سے وہ مستفید ہورہے ہیں جبکہ اس سے فائدہ مند ہونا عراق اور عراقیوں کا حق ہے ان اموال کا عراق واپس آنا ہمارے لئے انتہائی ضروری ہے اسکے لئے بین الاقوامی قوانین پر عمل پیرا کرتے ہوئے ہم کو اپنے ہدف کا حصول چاہیئے تاکہ ہم اپنے صحیح مقصد تعین کرسکے انہوں نے کہا ۹ اپریل۲۰۰۳سے پہلے حالات و واقعات نے ایسے رخ اختیار کرلئے تھے کہ عراق کی بہت ساری دولت غیروں کے پاس چلی گئی جس کے لیے ہم ہر سال کچھ دن سیمینار اور میٹنگز کرتے ہیں لیکن حل نکالے بغیر ہی وقت گزار دیتے ہیں ، اب وہ وقت آچکا ہے کہ فیصلہ کر کے عراقی اموال کو واپس ملک میں لایا جائے اس حوالہ سے آئین اور قوانین ہمارے لئے مشعل راہ ہیں ہم ان آئین دستور قوانین پر عمل پیرا ہوتے ہوئے قومی یک جہتی کو نسل قائم کر کے اس مسئلہ کا بخیر وخوبی حل نکال سکتے ہیں باہمی اعتماد کی فضا قائم کر کے یہ اموال عراق واپس لانا ہونگے اس وقت میں سیاسی طور پر عراق کو اتنا مضبوط دیکھ رہا ہوں جو اپنا یہ کام بخیر و خوبی انجام دے سکتاہے۔

کربلا چینل

فیصلوں اور امیدوں کے مابین عوام کی آراء اور افکار

• ترجمہ شیخ اظہر عباس نجفی

عراق میں سنہ ۲۰۰۳ کے اندر رونما ہونے والے واقعات کے بعد آزادی صحافت نے جنم لیا اور آزادی رائے کا سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ عراق کی سرزمین پر چمکنے لگا اور اسی امر نے اہلبیت علیہم السلام کے چاہنے والوں کو نبوت اور امامت کی تعلیمات اور آئمہ اطہار علیہم السلام کی بنیادی افکار اور مفاھیم کو دنیا کے کونے کونے تک پہچانے کی فرصت عطا کر دی حقیقت حال میں میڈیا کے مختلف اقسام رونما ہو چکی ہے کچھ کا تعلق دیکھنے تو کچھ کا پڑھنے سے ہے اور کچھ کا سننے کی حد تک ہے اور اسی آزادی صحافت کے ثمرات میں سے کربلا چینل کا آغاز ہے کہ جو تشدد ،انتہا پسندی اور تکفیر کی تمام افکار سے دور رہتے ہوئے محبت اور نیکی کا درس دیتے والے دین اسلام ،اور مقدس شعائر اسلامی کی صورت کو واضح طور پر اس دنیا میں پھیلانے کا علم بلند کیئے ہوئے ہیں۔اور اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہر نیا تجربہ اس بات کا محتاج ہوتا ہے کہ لوگوں کی اس کے بارے میں آراء معلوم کی جائے تا کہ اس تجربہ کو انجام دینے والے ،اسکے طریقہ کار اور مثبت اور مخفی پہلوؤں کے بارے میں لوگوں کی افکار سے آگہی حاصل کر سکے اور اسکے نتیجے میں اسکی اچھی چیزوں کو مزید پروان چڑھایا جائے اور اس میں پائی جانے والی لغزشوں کو ختم کیا جائے ۔اسی لئے مجلہ روضہء حسینی نے لوگوں کے کربلا چینل کی طرف میلان اور عام مجتمع کی جانب سے درجہ بندی کے معیار اور مستقبل کی منصوبہ بندی کہ جسکے بارے میں لوگ چاہتے ہیں کہ کربلا چینل اسی کو اساس بنا کے اور کربلاء چینل کے حوالے سے روز کے دیکھنے کی اوسطاً مقدار اور پروگرامز کی براڈ کاسٹنگ میں نظم و ضبط کے معیار کو جاننے کیلئے اور اس بات کو بھی جاننے کیلئے کہ کربلا چینل کے پروگرامز کتنی مقدار تک معاشرتی اور زمینی حقائق و مشکلات کو اجاگر کر رہے ہیں ایک سروے کا اہتمام کیا گیا لیکن اس بات کو بھی ساتھ مد نظر رکھا گیا کہ چینل ابھی اپنے دوسرے سال کی ابتدائی سطح پر ہے۔

ناظرین کی پسندیدگی۔

چینل کے پروگرامز کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں ۴۷٪ لوگوں نے انہیں اچھا قرار نہیں دیا اور ۳۸٪ لوگوں کا خیال ہے ،کہ یہ اچھے ہیں جبکہ ۱۵٪ رآئے عامہ کے مطابق چینل کے پروگرامز بہت ہی اچھے ہیں۔

مستقبل کی منصوبہ بندی۔

مستقبل کی سمت کا

تعین

جب لوگوں سے یہ پوچھا گیا کہ چینل کے پروگرامز کس قسم کے ہونے چاہیئے تو ۸٪لوگوں نے جواب دیا کہ وہ فقط دینی ہونے چاہئے اور ۴۳٪ لوگوں نے اس بات کیطرف اشارہ کیا کہ وہ دینی اجتماعی ہونے چاہیے جبکہ ۴۹٪ لوگوں اس بات کا اظہار کیا کہ چینل کے پروگرامز عمومی ہونے چاہیے اور کسی جہت یا سمت کے ساتھ مختص نہ ہو

ثقافتی اور اسلامی ورثہ ۔

تیسرا سوال کہ جس کے بارے میں لوگوں سے استفسار کیا گیا وہ چینل کا کربلا کی روحانی اور ثقافتی اور تہذیبی وراثت کو آگے منتقل کرنے کے بارے میں تھا ۵۲٪لوگوں نے ہاں میں جبکہ ۴۸٪لوگوں نے نہ میں جواب دیا۔یہیں سے پتہ چلتا ہے کہ چینل کے اغراض ومقاصد اور مستقبل کی منصوبہ بندی کے حوالے سے لوگوں کی آرآء تقریباً مساوی ہے اور آج کے اس جدید دور میں کہ جہاں پر رونما ہونے والے اور گزشتہ احداث کا تجزیہ و تحلیل اور انکو انتہا کی تیز رفتاری سے کیا جارہاہے ہمیں اس بات کی شدید احتیاج ہے کہ جدید ترین طریقوں کو اپناتے ہوئے اسلا می تعلیمات کو نقل کرنے میں پروگرامز اور تمام مواد کو جو کربلا کے مقدس مشہد اور اسلامی ثقافتی ورثہ ہونے کے حوالے سے متعلق ہے مزید جدت عطا کی جائے ،

مشاھدہ یومیہ ۔

اس سروے میں اس بات کو بھی جاننے کی کوشش کی گئی کہ کتنی حد تک لوگ اس چینل کو روزانہ دیکھتے ہیں ۴۷٪لوگوں نے کہا کہ وہ روزانہ ا گھنٹہ سے کم دیکھتے ہیں اور ۴۱٪لوگوں نے کہا کہ وہ روزانہ دو گھنٹے دیکھتے ہیں جبکہ صرف ۱۲٪لوگوں نے کہا کہ وہ روزانہ تین گھنٹوں سے زیاد ہ دیکھتے ہیں ۔

خواتین کی چینل میں شمولیت ۔

چینل کے پروگرامز اور سرگرمیوں میں خواتین کو شامل کرنے کی بابت پوچھے گئے سوال کے جواب میں ۸۳٪لوگوں نے ہاں میں جواب دیا جبکہ ۱۷٪نے نہ میں جواب دیا اور یہ جواب واضح طور پر اس بات کو بیان کر رہاہے کہ مجتمع کے دوسرے نصف حصہ (خواتین) کو بھی چینل کے تمام سرگرمیوں اور پروگرامز میں شریک کیا جائے۔

ترقی کی راہیں ۔

جب لوگوں سے پوچھا گیا کہ ترقی کی وہ کونسی راہیں ہیں کہ جن پر گامزن ہوتے ہوئے کربلا چینل ،عالمی شہرت یافتہ اور تجربہ کاٹی وی چینلز کیلئے نمونہ بن سکے تو جواب کچھ اس طرح تھے ۔۱۵٪نے کہا کہ ترقی کی راہ اس میں منحصر ہے کہ کربلاء چینل حکومتی میڈیاکے ساتھ مربوط ہو جبکہ ۶۶٪کا خیال تھا کہ روضہ حسینیہ اور روضہ عباسیہ کے تحت اس شعبہ کے ماہر ترین افراد کا م کرے ،جبکہ ۱۹٪ نے کہا کہ چینل کی کامیابی اور ترقی انویسٹمنٹ اور سرمایاکاری کے دروازے کھولنے میں ہے ۔بہرکیف دو تہائی لوگوں کے جواب سے اس بات کی تاکید ہوتی ہے کہ چینل کے عملہ کو فنی ادارتی اور اشتہار ی حوالے سے مزید ترقی دینے کی سخت ضرورت ہے اب چاہیے ان کو اندرون ملک ٹریننگ دی جائے یا بیرون ملک یا اس شعبہ کے ماہر ترین اور تجربہ کا رافراد کاانتخاب کرنے کے ذریعہ سے ہو ۔

براڈ کاسٹنگ میں نظم و ضبط۔

چینل کئے پیش کئے جانے والے پرگرامز کی براڈ کاسٹنگ میں نظم و ضبط کے حوالے سے پوچھے گئے سوال کے جواب میں ۵۵٪لوگوں نے کہا کہ یہ انتہائی نظم و ضبط کے ساتھ پیش کئے جا رہے ہیں جبکہ ۴۵٪نے رائے دی کہ چینل کے پرگرامز میں نظم ضبط کا فقدان ہے ۔

عوامی مشکلات ۔

اس سروے میں اس بات کو نظر انداز نہیں کیا گیا کہ چینل کا عوامی مشکلات اور مصیبتوں کو بیان کرنے کے حوالے سے پوچھا جائے ۱۶٪لوگوں نے رائے دی کہ چینل میں عوامی مشکلات کا صحیح طرح اظہار کیا جارہاہے جبکہ ۳۲٪نے کہا کہ ان عوامی حلقوں میں پائی جانے والے مشکلات کو صحیح صورت میں نشر نہیں کیا جا رہا۔

شیعہ چینلز کا ایک پلیٹ فارم۔

آخر میں شیعہ چینلز کے مابین ایک منظم اور مشترک رابطہ کو قائم کرنے کے حوالے سے پوچھے گئے سوال کے جواب میں ۹۱٪لوگوں نے اس رآئے کی تائید کی جبکہ ۹٪لوگوں نے اس رائے کو ٹھکرا دیا بہر حال مثبت نتیجہ اس بات کی تاکید کرتا ہے کہ دین اسلام کی تعلیمات کو واضح اور مؤثر طور پر نقل کرنے اور محمد و آل محمد علیھم السلام کے ماننے والوں کی افکار او ر صلاحیتوں کو مزید اجاگر کرنے کیلئے ضروری۹ ہے ان ٹی وی چینلز کے مابین ایک فعال اور مؤثر رابطہ اور پلیٹ فارم قائم کیا جائے ۔

اب کربلا چینل کی نشریات

11602	H	Nilsat
10949	V	Hot band
11929	V	Galaxy

بکر

بن علی بن أبی طالب علیہ السلام

روز عاشور کربلا کے شہیدوں میں س ایک مظلوم شہید حلہ سے نجف کی طرف جاتے ہوئے تقریباً ۵ کلو میٹر اور نجف اشرف سے حلہ کی طرف جاتے ہوئے تقریباً ۶۰ کلو میٹر کے فاصلے پر بکر بن علی علیہ السلام کا روضہ مبارک ہے اور یہ مرقد شریف کربلا سے تقریباً ۵۰ کلو میٹر دور ہے۔آپ امیر المومنین کے فرزند ہیں اور آپ کا اصل نام محمد اصغر ہے اور آپ کی والدہ ماجدہ کا نام لیلیٰ بنت مسعود بنت خالد نھشلی تمیمی ہے۔

مفکر علامہ نجاح طائی کی تحقیق کے مطابق مولا امیرالمومنین کے بیٹوں کا نام بکرا ور عمر نہیں تھا انہوں نے اپنی کتاب سیرت امام علی بن ابی طالب علیہ السلام میں لکھا ہے کہ بنی امیہ طنزاً امیرالمومنین کے بیٹوں کو ان ناموں سے پکارتے تھے جو بعد میں مشہور ہوگئے یہ بھی اہل بیت کے مصائب میں سے ایک مصیبت تھی۔ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ خود اپنے شیعوں سے تقاضا کرتے ہیں کہ اپنے بچوں کا نام ہمارے دشمنوں کے ناموں پر نہ رکھو پھر بھلا اپنے بچوں کے نام ان کے اسماء پر کیونکر رکھیں گے۔ آیۃ اللہ حبیب اللہ کاشانی نے تذکرۃ الشھداء میں آپ کا نام محمد لکھا ہے۔سیرت امام علی میں آپ کا نام محمد اصغر ہے آپ کربلا کے شہداء میں سے ہیں روایت میں ہے کہ جب کربلا میں موت و شہادت کا بازار گرم تھا امام حسین علیہ السلام کے انصار ایک کے بعد دوسرا میدان میں جانے کے لئے تیار بیٹھے تھے اسی دوران شہزادہ محمد اصغر (بکر بن علی) امام کے سامنے آئے اور سر جھکا کر عرض کرتے ہیں یا ابا عبد اللہ اب آپ

مجھے بھی میدان میں جانے کی اجازت دیں تا کہ ان مجرمین اور کفار کو کیفر کردار تک پہچا دوں۔تو امام نے فرمایا تم سب لوگ ایک کے بعد ایک میدان میں جا رہے ہو اور مجھے اس ظالم قوم کے درمیان تنہا چھوڑ ے جا رہے ہو تو شہزادہ محمد اصغر (بکر بن علی) نے عرض کی اے فرزند رسول میرے ایک مدت سے دلی تمنا تھی کہ آپ کو کوئی تحفہ پیش کروں لیکن مجھے آپ کی شان کے لائق کوئی تحفہ نہ ملا اور آج میں اپنی جان کا تحفہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ اپنی جان کا نذرانہ پیش کروں اور آپ پر قربان ہو جاؤں لہذا قبول فرمائیں اور مجھے میدان میں جانے کی اجازت دیں۔امام سے اجازت حاصل کرنے کے بعد میدان میں آئے اور رجز پڑھا کہ میرا بابا علی ہے جس کی تلوار ذوالفقار ہے اور یہ حسین فرزند رسول ہے اور میں فرزند رسول کی حمایت میں تلوار چلا رہا ہوں۔اور اس پر اپنی جان فدا کروں گا۔

آپ نے میدان کربلا میں بہت سے ملعونوں کو واصل جہنم کیا اور خود بھی زخمی ہو گئے راوی کہتا ہے کہ آپ کے جسد مبارک پر اکیس تلواروں کے زخم تھے۔ایک روایت میں ہے کہ قدامہ موصلی نے آپ کو نیزہ مارا۔عبد اللہ بن عقبہ غنوی نے آپ کو تیر مارا۔اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کو زجر بن بدر نخعی نے شہید کیا۔ابو الفرج نے اپنی مقتل میں اور مدائنی نے کہا ہے آپ کی لاش میدان میں پائی گئی لیکن آپ کے قاتل کا معلوم نہیں ہو سکا۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے جب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا آپ کا قاتل بنی ہمدان کا ایک شخص تھا۔روضۃ الشہداء میں ہے کہ آپ کی شہادت حضرت قاسم بن حسن کی شہادت کے بعد ہوئی اور پھر آپ کی ماں کے قبیلہ والوں نے اس جگہ دفن کیا جہاں آج آپ کا مرقد مبارک ہے۔روضۃ الحسینیہ کی ٹیم کو مرقد مبارک کے مسؤل شیخ حامد ناجی کاظم صاحب نے بتایا کہ آپ کا مرقد مبارک حکومت عثمانیہ کے آخری دور میں تجدید تعمیر ہوئی اور پھر ۱۳۸۷ھ میں وسعت دی گئی اور قبر کے اوپر اینٹوں کا قبہ بنایا گیا جس کی بلندی ۹ میٹر تھی اور حرم کا احاطہ ۵۵ میٹر تھا اور قبر کے اوپر لکڑی کی جالی نما ضریح رکھا گئی اور آپ کی قبر پر ایک تختی تھی جس پر لکھا تھا۔ھذا قبر بکر بن علی بن ابی طالب

امہ لیلیٰ بنت مسعود بنت خالد التمیمی۔

پھر ایک مرتبہ ۱۴۱۲ھ ہجری میں حرم مبارک کی تجدید کی گئی اور رواق کا اضافہ کیا گیا اسی طرح ۱۴۱۶ھ میں دیوان عام بھی بنایا گیا۔۲۰۰۷ء کے بعد دیوان وقف شیعی اس حرم کی تجدید و ترمیم کا کام کر رہی ہے اور جدید تقاضوں کے مطابق تعمیر ہو رہی ہے۔

مزار شریف کے ادارہ کے معاون استاد احمد عبد محمد نے مرقد کی تفصیل کے بارے میں بتایا کہ ضریح مبارک حرم کے شمال جانب واقع ہے اور اس پر لوہے اور المونیم سے بنی ہوئی جالی جس کا عرض ۱٫۵ میٹر اور طول ۲ میٹر اور اونچائی ۲٫۵ میٹر ہے جس کے تین خانے ہیں اوراس پر سورہ الحمد لکھی ہوئی ہے اور جالی کی مغربی جہت ضریح کے اندر داخل ہونے کے لئے مخصوص ہے۔ضریح مبارک کے دو کونوں پر سنہری رنگ کے پیتل سے بنے ہوئے انار ہیں اور اس کے اوپر ایک چھوٹی سی ضریح رکھی گئی ہے اس کے کونوں پر بھی پیتل کے سنہری انار بنے ہوئے ہیں اور ضریح کے بالکل اوپر وسط میں ایک بڑا فانوس ہے اور ضریح مبارک ارد گرد دیوار پر ائمہ طاہرین کے اسماء لکھے ہوئے ہیں قبر اور ضریح اور اس کے اوپر گنبد بنایا گیاہے یہ کمرہ چھ ستونوں پر مشتمل ہے، حرم مبارک کا ٹوٹل رقبہ اپنے تین رواق سمیت ۱۶۱۶ میٹر ہے یہ تینوں رواق جدید ہیں جو ۱۴۱۲ھ میں بنائے گئے تھے اور جو بائیں طرف ہے وہ خواتین کے لئے ہے۔ اور تیسرا رواق شمال کی جانب ہے اور مرقد مبارک کے آگے ایک ایوان ہے اس میں خواتین و حضرات کے لئے مسجد بھی ہے اور اسی سے زائرین حرم میں داخل ہوتے ہیں۔اس کا دروازہ لکڑی کا ہے اس دروازے کا طول ۲ میٹر اور عرض ۲٫۵ میٹر ہے اس دروازے کے اوپر کربلائی کاشی پر قرآن کی یہ آیت لکھی ہوئی ہے۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون۔روضہ مبارک کا صحن کشادہ ہے جس کا طول ۶۰ میٹر اور عرض ۴۰ میٹر ہے صحن میں دو کمرے ہیں ایک کمرہ حرم کی انتظامیہ کے لئے ہے اور دوسرا کمرہ اسٹور کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور یہ صحن کے شمال میں واقع ہیں مرقد مبارک کے بائیں طرف ایک ہال ہے جس میں زائرین کرام استراحت و سکون کرتے ہیں۔اور اسی طرح صحن کے شمال کی جانب طہارت اور وضو خانہ ہے۔

حرم مبارک کی عمارت جدید تقاضوں کے مطابق فن تعمیر و کاریگری کا ایک بہترین نمونہ ہے۔اس فرزند امیر المومنین اور امام حسین علیہ السلام کے جاں نثار میدان کربلا کے شہید کی زیارت کے لئے زائرین کو دعوت عام ہے جس کا روضہ سر زمین حلہ پر بابل کے سر سبز و شاداب باغات کے درمیان ہے۔

بقلم مظہر حیات خان - حوزہ علمیہ نجف الاشرف

خاک شفا

• بقلم مظہر حیات خان

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب بھی لفظ خاک شفاء کہا جاتاہے تو تبادر ذہنی میں امام حسین علیہ السلام کی قبر اقدس کی تربت آتی ہے جس میں اولاد رسول اور خصوصاً سید الشہداء کا خون اطہر شامل ہے کربلا کی مقدس تربت جس کو خاک شفاء کہا جاتا ہے اس خاک شفاء کی فضیلت و قدسیت نہ صرف شیعہ اور ائمہ طاہرین سے وارد احادیث میں منحصر ہے بلکہ اہل سنت کی بنیادی اور معتبر کتب میں بہت زیادہ احادیث اور وافر اخبار موجود ہیں اس طرح کی احادیث اور اخبار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مشہور ہوئیں اور ان کا ذکر وسیع ہوا جب کہ اس وقت ابھی امام حسین علیہ السلام کم سنی کے عالم میں تھے بلکہ بعض اخبار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین علیہ السلام کی ولادت سے بھی پہلے بیان کر دیں تھیں کہ امام حسین علیہ السلام اپنے اعوان و انصار سمیت شہید کر دئے جائیں گے اس سلسلہ میں اہل سنت کے مشہور عالم جلال الدین سیوطی اپنی کتاب الخصائص الکبریٰ میں امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بارے میں مکمل ایک باب لکھا جس کا نام اخبار النبی بقتل الحسین علیہ السلام رکھا ہے۔اسی طرح اہل سنت کے مشہور اور اکابر علماء نے اپنی کتابوں میں درج کیاہے مثلا حاکم نے اپنی مستدرک کی تیسری جلد میں لکھا ....کتاب معرفۃ الصحابہ فضائل الحسین۔علامہ بہیقی نے اپنی کتاب دلائل النبوہ میں لکھا باب اخبار بقتل ابن بنتہ الحسین علیہ السلام ابو نعیم نے دلائل النبوہ میں لکھا باب اخبار النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم عن قتل الحسین علیہ السلام اور ابن عبدربہ اندلسی نے بھی عقد الفرید میں امام حسین علیہ السلام کے قتل کے بارے میں احادیث لکھیں ہیں جن میں خاک کا بھی ذکر ہے واقعہ اس طرح لکھتے ہیں ام الفضل بنت حارث اور ام سلمہ سے روایت ہے اور بعض نے عائشہ اور انس سے روایت کی ہے اور بعض نے ابن عباس سے روایت کی ہے بحر حال راوی کہتا ہے کہ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ جب بھی میں رسول اللہ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ حسین علیہ السلام رسول خدا کی گود میں ہیں اور رسول اللہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں آپ صلی اللہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں سرخ رنگت کی مٹی ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ مٹی کیسی ہے ؟ آپ نے فرمایا جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ عنقریب میری امت میرے فرزند حسین کو قتل کرے گی اور یہ حسین کی قتل گاہ کی مٹی ہے جو جبرئیل نے وہاں سے لاکر مجھے دی ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس تربت کو یعنی اس خاک کو ام المومنین ام سلمی کے حوالے کیا اور فرمایا اے ام سلمی اس خاک کو سنبھال کے رکھو اور دیکھنا جب اس سے خون ابلنے لگے فاعلمی ان الحسین قتل تو سمجھ لینا حسین قتل ہو گئے ہیں اور پھر جناب ام سلمی کہتی ہیں کہ میں نے اس خاک کو اپنے پاس محفوظ کر لیا یہاں تک کہ یوم عاشور آگیا اور میں نے دیکھا کہ اس خاک سے خون ابل رہاہے تو میں سمجھ گئی کہ نواسہ رسول امام حسین علیہ السلام کو قتل کر دیا گیاہے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے

بعد آپ کی قبر مبارک کی مٹی کو تبرک کے طور پر لوگ لے جاتے ہیں او ر اس مٹی کو سجد گاہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور اس خاک سے مریضوں کو شفا ملتی ہے سب سے پہلے جس نے خاک شفا کو اپنے مصلے پر رکھ کر اس کو سجد گاہ بنایاوہ امام زین العابدین علیہ السلام ہیں اپنے مظلوم بابا امام حسین علیہ السلام اوردوسرے شہداء کربلا کے دفن سے فارغ ہو کر اپنے مظلوم باپ کی قبر پر بیٹھے ہیں جس کو تبر و تلواروں سے کربلا کی ریت میں ملا دیا گیا امام زین العابدین نے اپنے بابا کی قبر پر ہاتھ رکھا اور ایک مٹھی قبر سے خاک اٹھائی اور اس کو چوما اور آنکھوں سے لگایا اور پھر اس خاک سے تسبیح بنائی جسکو ہر وقت اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے اور باقی خاک کو اپنے مصلے پر رکھتے تھے اور اسی پر سجدہ کرتے تھے اور جب امام سجاد علیہ السلام نے اپنے اہل وعیال کے ساتھ زندان شام سے رہائی کے بعد مدینہ آئے تو لوگ اس خاک کو تبرک کے طور پر حاصل کرتے اور بنی ہاشم او ر دوسرے اہل مدینہ اس کو مریضوں کے علاج کے لئے خاک شفاء کے طور پر استعمال کرتے تھے ۔علامہ مجلسی بحار الانوار میں لکھتے ہیں کہ امام زین العابدین علیہ السلام کے بعد امام محمد باقر علیہ السلام نے خاک شفا کے فضائل اور برکات کو بیان کیا اور خود بھی خاک شفا کو سجد گاہ بناتے تھے پھر اما م جعفر صادق علیہ السلام نے تربت امام حسین علیہ السلام کی فضیلت کو بیان کیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس ایک زرد رنگ کا کپڑے کا ٹکڑا تھا جس میں امام حسین علیہ السلام کے قبر مبارک کی تربت تھی جب بھی نماز کاوقت ہوتا تو آپ اپنے مصلے پر اس خاک کو رکھتے اور اس پر سجدہ کرتے تھے ۔وسائل الشیعہ میں روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام جب بھی سجدہ کرتے تھے وہ امام حسین علیہ السلام کے قبر کی خاک پر سجدہ کرتے تھے ۔ھمارے تمام اماموں نے اور ان کی اولادوں نے خاک شفا کی اہمیت اور خاک شفا کے فضائل خاک شفا کی برکات اور خاک شفا پر سجدہ کرنے کے اہتمام کو اجاگر کیاہے اور خاک شفا پر سجدہ کرنے پر یا خاک شفا کی تسبیح پڑھنے کے اجرو ثواب کو زیادہ شمار کیاہے امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں حمیدی نے لکھا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی کو سجد گاہ بنائی جاتی ہے کیا اس پر سجدہ کرنے میں کوئی فضیلت ہے امام نے جواب میں لکھا یجوز لک وفیہ فضل خاک شفاء پر سجدہ کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ اس میں بہت بڑی فضیلت ہے اسی طرح خاک شفا کی تسبیح پڑھنے میں اجر و ثواب زیادہ اور بڑی فضیلت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اما م حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی خاک پر سجدہ کرنے سے سات زمینیں منور ہو جاتی ہیں اور جس کے پاس کربلا کی خاک شفا کی تسبیح ہے اس کے لئے تسبیح کا ثواب لکھا جاتا ہے چاہے وہ اس تسبیح کو نہ بھی پڑھے۔

تاریخ اسلامی حاضر کا سیاہ دن

جنت البقیع میں ائمہ اہل البیت اور سیدۃ النساء العالمین علیہا السلام کے قبور کے انہدام کا دن

• ترجمہ: سرکار حسین

۸ شوال ۱۳۴۴ھ کو آل سعود کی حکومت نے سیدہ طاہرہ اور ائمہ معصومین کی قبور کو منہدم کیا اور یہ دلالت کرتا ہے کہ آج تک یہ لوگ بنی امیہ کی اتباع کرتے ہوئے اہل بیت علیہم السلام سے نفرت پر اور کراہت پر مصر ہیں۔ حقیقت کی رو سے دیکھا جائے تو یہ مذہبی فساد و فتنہ اور کسی کو کافر قرار دینا اسلامی قوانین اور اسلامی تعلیم سے بعید ہے جبکہ انہدام قبور ائمہ قید اسلامی اور ثقافتی اور تاریخی حساب سے تناقض رکھتا ہے اور صریحا مخالف ہے اگر تاریخ پر نظر کی جائے تو مکہ اور مدینہ میں قبور اور مراقد موجود تھے حتی نبی کریم کے دور میں بھی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ نے نہ ان کو گرانے کا حکم دیا اور نہ ہی کبھی زیارت سے روکا بلکہ ان کو شعائر اللہ میں سے شمار کیا مثل مکہ میں بی بی حاجرہ کی قبر تھی جو جناب ابراہیم کی بیوی تھیں۔ اسی طرح اسماعیل علیہ السلام کی قبر بھی موجود تھی اور موجود ہے جو آج کل حجر اسماعیل کے نام سے مشہور ہے۔ اسی طرح اسلامی ممالک میں بھی بہت سارے انبیاء اور آئمہ اور صالحین کی قبریں موجود ہیں جن کی زیارت کی جاتی ہے مگر وہابیوں کی اہلبیت علیہم السلام سے دشمنی کا نتیجہ یہ ہے کہ قبور بقیع کو گرایا گیا اور ان کی نام ونشان کو مٹانے کی کوشش کی گئ۔ حکومت آل سعود نے علماء تکفیر کے فتووں کی بناء پر ۸ شوال ۱۳۴۴ھ کو جنت البقیع میں موجود (بروایت سیدۃ نساء العالمین فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا)، امام حسن علیہ السلام، امام زین العابدین علیہ السلام، امام محمد باقر علیہ السلام، امام جعفر صادق علیہ السلام کے قبور کو زمین پوش کیا گیا۔ ان کے علاوہ سینکڑوں

کی تعداد میں معتبر صحابہ اور تابعین جو مدفون تھے وہاں ان کے قبور کو بھی منہدم کیا گیا۔اسی موضوع پر بعض زائرین امام حسین علیہ السلام سے لیئے گئے آراء پیش خدمت ہے

قاسم شیبانی کہتے ہیں ۔فکر وہابی سلفی کو پختہ کرنے کے لئے ان قبور کو گرایا گیا کیونکہ ان کے مذہب میں قبروں کے اوپر روضہ یا مقبرہ بنانا جائز نہیں ہے۔یہاں تک کہ جو لوگ بناتے ہیں ان کو یہ مشرک سمجھتے ہیں اس موضوع کے بہت سارے پہلو ہیں مثلا عقائدی ، فقہی ،اور سیاسی ۔

عقائد کے حساب سے دیکھا جائے تو کیا یہ قبور کو بنانا شرک ہے یا نہیں ہے ؟ اس موضوع پر بہت سارے کتب لکھے گئے علماء اہلسنت کی جانب سے اور علماء امامیہ کی جانب سے اور فقہی اعتبار سے کہ یہ حرام ہے یا نہیں ؟ اور سیاسی اعتبار سے کہ آل سعود نے اپنی حکومت کو قوی کرنے کے لئے علماء تکفیر کا سہارا لیا۔ابھی بھی مکہ میں توسعہ اور اعمار کا نام دیکر بہت سارے معالم اسلامی کو ضائع کیا گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مواقف کو اور ائمہ اہلبیت کے گھروں کو بھی اسی بہانے مسمار کیا گیا ہے جو مسلمانوں کے لئے رموز تھے کیونکہ جو چیزیں مکہ اور مدینہ میں موجود تھی وہ زمین کے کہیں حصہ پر بھی نہیں مل سکتی ۔ جب زائر مکہ اور مدینہ آتا ہے تو ان شہروں کو تاریخی نظر سے دیکھتا ہے کہ جو میں نے تاریخ پڑھی کیا اسی کے مطابق وہ چیزیں ہیں یا نہیں ؟ (جب ان چیزوں کا وجود ہی نہ پایا جائے تو زائرین کے دلوں میں بہت سارے شکوک پیدا ہوتے ہیں) کہ یہ تاریخ نے غلط لکھا جبکہ تاریخ نے صحیح لکھا۔یا آل سعود کی حکومت نے وہ آثار تاریخی ختم کر دئے جو کہ حقیقت بھی یہی ہے ۔زائر آخر میں کہتا ہے کہ جو چیزیں فکر وہابی کے ساتھ موافق تھی وہ باقی ہے جو مخالف تھی اس کو ختم کیا گیا ۔جیسا کہ دین کے ٹھیکیدار یہی وہابی ہوں۔پھر بھی لوگوں کے ذہنوں پر یہ سوال باقی ہے کہ اگر قبور اور مراقد نا جائز ہیں اور شرک ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ اور مرقد کیوں باقی ہے ؟

زائر عقیل یاسین کہتا ہے کہ ائمہ بقیع کے قبور کو گرانا عار اور ذلت کا نشان ہے فکر وہابی کے چہرہ پر اگر قبور کو گرانا فقہی یا عقائدی مسئلہ ہے تو عالم اسلام کے سب قبور کو گرانا چاہیئے جبکہ عراق میں بہت سارے علماء اہل سنت کے قبروں پر مقبرے بنے ہوئے ہیں (مثلا امام اعظم ابو حنیفہ شیخ عبد القادر جیلانی) جبکہ ان کو گرانا بھی ممکن ہے لیکن گرایا نہیں گیا کیوں؟(اس سے ظاہر ہے کہ ان کی فقط اہل بیت علیہم السلام سے دشمنی ہے)

زائر تحسین حسین کہتا ہے۔اتباع اہل بیت ساری دنیا سے روزانہ مکہ میں جمع ہوتے ہیں ائمہ بقیع کی زیارت کے لئے (لیکن افسوس صد افسوس) ان کی زیارت لوہے کی جالی کے پیچھے سے ہوتی ہے انکو نزدیک نہیں آنے دیا جا تا زیارت کی کتاب بھی کھول کر نہیں پڑھ سکتے ۔جب جنت البقیع میں داخل ہوتے ہیں تو آنکھوں سے پہلے دل روتا ہے کیونکہ ائمہ کے قبور کے اوپر چند پتھروں کے علاوہ کچھ نہیں ۔نہ صفائی کا خیال رکھا جاتا ہے۔لیکن اس کے باوجود زائرین اور اتباع اہلبیت علیہم السلام زیارت سے باز نہیں آتے ۔جنت البقیع میں ائمہ کے علاوہ ام البنین سلام اللہ علیھا اور حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مدفون ہیں ۔

زائر سجاد ریاحی کہتا ہے کہ میں کسی بھی عنوان سے اس تصرف کو جائز نہیں سمجھتا جبکہ مغربی ممالک آثار اسلامی کا بڑا اہتمام بلکہ حفاظت بھی کرتے ہیں اور یہاں کچھ منحرفین اولیاء و صالحین کے قبور کو گراتے ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کون سی امت ہے جو اپنی ماضی اور حاضر کو اپنے ہی ہاتھوں سے برباد کر رہی ہے اس سے بھی زیادہ مجھے تعجب ہے عرب اور اسلامی ممالک کی خاموشی پر

زائر عباس فاضل کہتا ہے کہ ہمارے ائمہ پر قبور کا نہ ہونا بقاء ظلم ہے اور دوسری طرف حکومت سعودی کی جانب سے زائرین پر خاص رقابت اور تشدد اور ان کو مراسیم زیارت اور قرآن اور دیگر ادعیہ پڑھنے کی آزادانہ اجازت نہیں دی جاتی۔

زائر رحیم خضر کہتا ہے کہ میں اسی رسالہ کے ذریعہ سے امت اسلامی کے معتبر افراد کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ حکومت پر دباؤڈالیں کہ وہ بقیعہ کو قبور کو بنائے ۔یہ حقیقت تاریخی میراث ہے اسلامی مراحل میں سے ایک مرحلہ ہے رمز ہے دینی رموز میں سے کیوں نہ ہو رمز دینی ؟جبکہ اسمیں مدفون اجساد طاہر ہ آئمہ اہلبیت علیہم السلام ہیں۔

زائر علی عبد زید کہتا ہے کہ مجھے قسم ہے خداء لاشریک کی میں ابھی تک ان تازیانوں کے درد کو محسوس کرتا ہوں جو مجھے ائمہ بقیع کی زیارت کے وقت کتاب زیارت نکالتے وقت لگے تھے۔

زائر مصطفی علاوی کہتا ہے یہ کہ مجھے تین مرتبہ زیارت آئمہ بقیع کا شرف حاصل ہوا ہے لیکن جب وہاں کے حالات بیان کرنا چاہتا ہوں وہ بیان نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ دلسوز حالات ہیں ۔لیکن ایک بات عجیب دیکھی کہ جیسی جیسی حکومت سعودی ظلم و تشدد بڑھاتی ہیں ویسی ہی زوار اور محبان اہلبیت علیہم السلام کی تعداد زیارت کے لئے بڑھتی ہے ۔

زائر حسین حسن کہتا ہے کہ داخلی اور خارجی دباؤ کی وجہ سے اب ھیئۃ امر بالمعروف کا زور ختم ہو رہا ہے جس کی تھاگ دو ر وہابی علماء کے ہاتھ میں ہے بہر حال حکومت سعودی کتنی بھی کوشش کرے مگر نور اپنی نورانیت دیتا ہی رہے گا اور اس سے لوگ مستفید ہوتے ہی رہیں گے ۔

• ضریح حضرت عباس ﷺ کربلاء معلی

هدیه روضه حسینی

حبیب بن مظاہر الأسدی

• تحریر: سید احسن علی زیدی حوزہ علمیہ نجف اشرف

حبیب ابن مظاہر بن رئاب بن الاشتر بن جحوان بن فقس الاسدی کا شمار حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام اور حضرت امام حسن مجتبیٰ اورامام حسین علیہ السلام کے مخلص اصحاب میں ہوتاہے علامہ طریحی نے اپنی منتخب میں لکھاہے کہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ ایک راستے سے گزرے تو اس راستے میں بچے کھیل رہے تھے ان میں سے ایک بچے کے پاس رسول خدا بیٹھ گئے اور اس بچے کو اپنی گود میں بیٹھا کر اس کی پیشانی پر بوسے دینے لگے اور سر کو چوم رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ مسلسل اس بچے کی گردن ،پیشانی اور سر کے بوسے لے رہے تھے یہ منظر دیکھ کر بعض اصحاب نے عرض کی یارسول اللہ یہ بچہ کون ہے جس کو ہم نہیں جانتے اور آپ نے اس کو اپنی گود میں بیٹھنے کا شرف بخشا اور اس کی پیشانی پر بوسے دئے آپ نے فرمایااے میرے صحابہ تم میرے اس عمل پر حیران ہو تو میں تم لوگوں کو آگاہ کرتا ہوں میں نے ایک دن اس بچے کو دیکھا کہ وہ حسین علیہ السلام کے ساتھ کھیل رہاہے اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ حسین علیہ السلام کے قدموں کے نشان کی مٹی اٹھا تا ہے پھر اس مٹی کو چوم کر اپنی آنکھوں اور چہرے کو مس کرتا ہے اس دن سے یہ بچہ مجھے بہت پیلا لگتاہے کیونکہ یہ میرے فرزند حسین علیہ السلام سے محبت کرتا ہے اور حسین علیہ السلام کی محبت کی وجہ سے میں اس سے محبت کرتا ہوں اور بروز قیامت میں اس کی اور اس کے والدین کی شفاعت کروں گا اور مجھے جبرائیل نے خبر دی ہے کہ یہی بچہ کربلا کے صحرا میں میرے حسین کا ناصر ہو گا۔

اعیان الشیعہ میں ذکر ہے کہ حبیب بن مظاہر حافظ قرآن تھے اور نماز عشاء سے لے کر طلوع فجر تک ہر رات قرآن کو ختم کرتے تھے کوفے کے رہنے والے تھے اور تین جنگوں (جمل ، صفین ،اور نہروان) میں امیرالمومنین علیہ السلام کی هم رکاب رهیں۔

حبیب ابن مظاہر اور میثم تمار کی پر اسرار گفتگو۔

صاحب رجال کشی نے لکھاہے کہ ایک مرتبہ حضرت میثم تمار اور حضرت حبیب ابن مظاہر کا کوفے کے ایک چوک میں آمنا سامنا ہو گیاسلام و دعا کے بعد حبیب نے کہا کہ میں ایک ایسے شخص کو دیکھ رہا ہوں جس کو اہل بیت رسول کی محبت کے جرم میں سولی پر چڑھایا جائے گا۔اس کے بعد حضرت میثم تمار نے کہا میں بھی ایک ایسے گلابی رنگت والے شخص کو دیکھ رہا ہوں جس کے دو گیسو ہیں اور اس کا سر کوفہ میں پھرایا جائے گا اس کے بعد دونوں نے اپنی اپنی راہ لی۔وہاں پر موجود لوگوں نے ان کی گفتگو سن کر کہا کہ ان سے زیادہ ہم نے کوئی جھوٹا نہیں دیکھا ۔ابھی وہاں سے لوگ جدا نہیں ہوئے تھے کہ اتنے میں رشید ہجری آگئے اور اس نے لوگوں سے ان دونوں کے بارے میں پوچھا کہ تم میں کسی نے حبیب اور میثم تمار کو دیکھاہے لوگوں نے کہا ابھی کچھ دیر پہلے یہاں موجود تھے اور وہ دونوں ایسی ایسی باتیں کر رہے تھے یہ سن کر حضرت رشید ہجری نے کہا۔اللہ میثم پر رحم کرے انہوں نے ایک بات نہیں کی وہ بات یہ ہے کہ جو شخص حبیب ابن مظاہر کے سر کو اٹھائے ہوئے آئے گا اس کے انعام میں

۱۰۰ درہم کا اضافہ کیا جائے گا لوگوں نے کہا یہ بھی انھیں کی طرح جھوٹا ہے پھر بعد میں انھیں لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ ہم نے میثم تمار کو عمرو بن حدیث کے گھر کے سامنے دیکھا کہ ان کو کھجور کے تنے سے سولی پر چڑھایا گیا ہے۔اور حبیب ابن مظاہر کا سر کوفہ میں لایا گیا جن کو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ شہید کیا گیا اور جو کچھ حبیب اور میثم اور رشید ہجری نے کہا تھا وہ سب کچھ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

امام حسین علیہ السلام کا خط حبیب ابن مظاہر کے نام۔

حبیب ابن مظاہر کا شمار بھی ان لوگوں میں ہے جنھوں نے سلیمان ابن صرد خزاعی کے گھر بیٹھ کر امام حسین علیہ السلام کو خط لکھا تھا اور حبیب کو بھی یہ شرف حاصل ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے حبیب کو اپنی طرف سے ایک خاص خط لکھا تھا جسکا مضمون کچھ اس طرح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من الحسین بن علی الی الرجل الفقیہ حبیب بن مظاہر الاسدی ۔اما بعد فقد نزلنا کربلاء و انت تعلم قرابتی من رسول اللہ فان اردت نصرتنا فاقدم الینا عاجلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم حسین ابن علی کی طرف سے رجل فقیہ حبیب ابن مظاہر اسدی کی طرف اما بعد ہم نے کربلا کو اپنی منزل قرار دیا ہے (یعنی ہم اپنی منزل کربلا میں پہنچ چکے ہیں) اور رسول اللہ سے ہماری قرابت کو تم زیادہ جانتے ہو ۔اگر تم ہماری نصرت کا ارادہ رکھتے ہو تو ہماری طرف جلدی آؤ۔

حبیب ابن مظاہر کا امام کی نصرت کے لئے بنی اسد کو دعوت

جب حبیب ابن مظاہر کربلا پہنچے تو امام کے انصار کی قلت کو دیکھا کر پریشان ہوئے اور امام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی مولا اگر آپ اجازت دیں تو یہاں قریب ہی بنی اسد کی بستی ہے میں وہاں جاکر ان کو آپ کی نصرت کی دعوت دیتا ہوں تو امام نے فرمایا حبیب تمہیں اجازت ہے تو حبیب وہاں سے آدھی رات کے وقت بنی اسد کی بستی میں پہنچے اور انہیں سلام کیا تو انہوں نے حبیب کا استقبال کیا اور آنے کی وجہ دریافت کی تو حبیب نے کہا کہ میں تمہیں فرزند رسول ﷺ کی نصرت کے لئے دعوت دینے آیا ہوں تم جانتے ہو کہ عمرو ابن سعد کی فوج نے فرزند رسول ﷺ کو بچوں اور خواتین سمیت گھیرے میں لے رکھا ہے اور ہر طرف سے راستے بند کر رکھے ہیں میں اس لئے آیا ہوں تاکہ تمہیں نصرت کی دعوت دوں آج اگر تم میری دعوت پر فرزند رسول ﷺ کی مدد کرو گئے تو آخرت میں تمہیں یہ شرف ہو گا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم، کے ساتھ اعلیٰ علین میں ہوگے یہ سن کر بنی اسد میں سے ایک شخص بشر بن عبید اللہ نے کہا اللہ کی قسم میں سب سے پہلے اس دعوت پر لبیک کہتا ہوں۔ پھر وہاں سے حبیب کے ساتھ ایک لشکر تیار ہوا بعض تاریخوں میں ہے ان کی تعداد ۹۰ افراد تھی وہاں سے امام حسین علیہ السلام کے خیام کی طرف نکلے لیکن اسی وقت عمرو ابن سعد کو مخبری ہوئی تو اس نے ان کا راستے روکنے کے لئے چار ہزار سپاہیوں کا لشکر ان کے مقابلے میں بھیجا راستے میں دونوں کا آمنا سامنا ہوا رات کی تاریکی میں سخت جنگ ہوئی جس میں چند افراد کے سوا باقی سب شہید ہوگئے جو بچ گے وہ واپس اپنی بستی میں چلے گے اور حبیب ابن مظاہر امام تک پہنچے میں کامیاب ہو گئے پھر سارے واقعے کی خبر دی تو امام نے فرمایا اے حبیب تیری کوشش اللہ قبول فرمائے اور پھر فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نویں محرم اور حبیب ابن مظاہر۔

نو محرم کی عصر کو جب یزیدی فوج نے امام حسین علیہ السلام کے خیام پر حملہ کیا تو امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اے قمر بنی ہاشم فوج اشقیاء ہمارے خیموں کے قریب ہو رہی ہے ان کی طرف جاؤ اور دیکھو کہ وہ کیا چاہتے ہیں حضرت عباس علمدار حبیب بن مظاہر اور زہیر بن قین کو ساتھ لے کر فوج اشقیاء کے سامنے آئے پوچھا کیا چاہتے ہو انھوں نے کہا کہ تم لوگ بیعت کرو یا آج ہی سورج غروب ہونے سے پہلے جنگ تمام ہو جائے گی اس کے بعد حبیب نے زہیر بن قین سے کہا کہ فوج اشقیاء سے کلام کرو زہیر نے کہا کہ نہیں ان سے آپ بات کریں تو اس وقت حبیب ابن مظاہر نے ان کو مخاطب کر کے کہا ۔یامعاشر القوم اما واللہ لبئس القوم عند اللہ غداً۔اے قوم خدا کی قسم کل تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بری قوم ہو گے تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم ذریت رسول عترت رسول اور اہل بیت رسول کو قتل کرنے کے لئے آئے ہو؟

حبیب ابن مظاہر کی شہادت

حبیب ابن مظاہر نے عاشورہ کو ظہر کی نماز امام حسین علیہ السلام کے پیچھے پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو حبیب نے امام سے عرض کی اے فرزند رسول اب وقت آگیا ہے میں آپ کے نانا رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کروں ۔مجھے اجازت دیں ہاں اگر آپ کا کوئی اپنے نانا کے نام پیغام ہے تو فرمائیں میں ان تک پیغام پہچادوں گا امام نے فرمایا اے حبیب تو میرے نانا اور بابا کی یاد ہو میں تمہیں موت کے میدان میں کیسے بھیجوں ؟ حبیب نے گریہ کیا اور عرض کی اے فرزند رسول میں آپ کے نانا سے ملاقات چاہتا ہوں اور ان کے سامنے سرخ رو ہونا چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کے بابا اور بھائی مجھے آپ کے انصار میں شمار کریں۔ناسخ التواریخ میں ہے کہ اتنے میں دشمن کی فوج کی طرف سے حصین بن نمیر میدان میں آیا اور اس نے رجز خوانی کی اور مقابلے کے لئے حبیب ابن مظاہر کو پکارا یہ سن کر حبیب نے امام کو وداع کہا اور دشمن کی فوج پر حملہ کر دیا حبیب ایسے حملوں پہ حملے کر رہے تھے جیسے آگ کے شعلے بھڑکتے ہیں وہ ایک غضب ناک شیر کی طرح دشمن کے لشکروں پر حملہ کر رہے تھے بہت سارے اشقیاء کو واصل جہنم کیا اور میدان میں اس طرح رجز خوانی کر رہے تھے ۔ انا حبیب وابی مظاہر فارس ھیجاء ولیث قسور میں حبیب ہوں اور میرا باپ مظاہر ہے میں میدان کا شاہ سوار اور شیر ہوں میمنہ اور میسرہ پہ اس کی تلوار تیزی سے چل رہی تھی جنگ کرتے کرتے اچانک چھپ کر بدیل بن حریم تمیمی نے نیزہ مارا جس سے حبیب سنبھل نہ سکے اور زمین پر گر گئے ابھی اٹھنے کا ارادہ کر رہے تھے کہ حصین بن نمیر نے آپ کے سر پر ضرب ماری جس سے حبیب بے ہوش ہو گئے پھر یہ ملعون حصین بن نمیر گھوڑے سے اترا اور حبیب کا سر قلم کیا اور بدیل سے کہا کہ میں اس کو قتل کرنے میں تیرا شریک ہوں اس کا سر مجھے دے دو اس نے کہا یہ نہیں ہو سکتا حصین بن نمیر نے کہا مجھے انعام کی ضرورت نہیں ہے انعام ابن زیاد سے تو ہی حاصل کرنا میں تو فقط اس کا سر اپنے گھوڑے کی گردن میں لٹکا کر لشکر کے درمیان پھرانا چاہتا ہوں تا کہ لشکر والوں کو پتہ چل جائے کہ حبیب کا قاتل میں ہوں پھر اس ملعون نے حبیب کا سر اپنے گھوڑے کی گردن میں باندھ کر پورے لشکر میں گھوڑا دوڑایا تاکہ یہ دیکھ کر لوگ سمجھ جائیں حبیب کا قاتل یہی شخص ہے جب حبیب شہید ہو گئے تو امام حسین علیہ السلام نے ان کے اوپر سلام کیا اور فرمایا اے حبیب تو فقیہ تھا اور ہر رات قرآن کو ختم کرتا تھا۔

نفس المہموم میں ہے جب اہل بیت کا قافلہ اسیر ہو کر کوفہ آیا اور ان کے ساتھ شہداء کے سر بھی تھے لیکن حبیب ابن مظاہر کا سر کوفہ میں بھی گھوڑے کی گردن میں لٹکا ہوا تھا۔

کربلاء از آدم علیہ السلام تا خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ

• تحریر: عباس نقوی

کربلا ایک سر زمین ہے جس کی ایک درخشاں تاریخ ہے کربلا کے متعلق مختلف احادیث ملتی ہیں جن میں سے یہ ہیں

کربلا بقعه من بقع الجنه

کربلا ترعه من ترع الجنه

قال الحسین علیه السلام موعد حفرتی و بقعتی استشهد فیها و هی کربلاء

ہم نے روضہ حسینی کے گزشتہ شمارہ میں لفظ کربلا کے معنی بیان کئے تھے جس کے بعد دل میں خواہش پیدا ہوئی محبان کربلا کے لئے کربلا کی تفصیل بیان کی جائے سوچا کہاں سے دل میں خیال آیا جناب آدم سے اس دنیا کی ابتدا ہوئی حضرت آدم سے لے کر حضرت خاتم الانبیاء تک نے کربلا کا ذکر کسی نہ کسی انداز سے ضرور کیا ہے یا کربلا کی زیارت کی ہے ،اپنی پہلی تحریر میں کربلا کا ذکر حضرت آدم سے حضرت خاتم تک اور آئندہ تحریر میں حضرت امیر المومنین سے آج تک کربلا کا ذکر کریں گے کیونکہ کربلا آج بھی سر زمین معجزات و کرامات ہے جس پر دنیا کے سائنسدان اور جدید ترین علوم کے ماہرین اس معجزیات و کرامات کو سمجھنے سے قاصر ہیں جس کا تفصیلی ذکر ہم آئندہ تحریروں میں کریں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام کربلا میں

بحار الانوار کی جلد نمبر ۴۴ میں روایت ہے کہ جب حضرت آدم کو جنت سے زمین میں بھیجا گیا تو حضرت آدم حضرت حوا کی تلاش میں زمین پر جگہ جگہ سر گرداں تھے کہ انکا گزر کربلا کی سر زمین سے ہوا کہ اچانک بغیر کسی خاص وجہ کے وہ پریشان سے ہوگئے دل اداس ہو گیا مقام شہادت امام حسین علیہ السلام پر ٹھوکر لگی جسکی وجہ سے انکا پاؤں زخمی ہو گیا اس سے خون نکل پڑا آسمان کی طرف سر اٹھا کر کے خدا سے مخاطب ہوئے اے اللہ کیا مجھ سے کوئی اور گناہ سر زد ہو گیا جسکی سزا مجھے دی جا رہی ہے میں اس دنیا میں زمین کے ہر حصہ سے گزراہوں لیکن کسی بھی مقام میں میری یہ حالت نہ ہوئی جو یہاں پر محسوس کر رہاہوں اللہ نے حضرت آدم کو وحی کی اے آدم تم سے کوئی غلطی سر زد نہیں ہوئی بلکہ اس مقام پر تمہارا ایک بیٹا حسین علیہ السلام قتل ہو گا جو بے جرم و خطا ہو گا حضرت آدم نے سوال کیا اے اللہ کیا یہ حسین کوئی نبی ہو گا اللہ نے وحی کے ذریعہ جواب دیا کہ نہیں یہ نبی نہیں ہو گا بلکہ یہ آخری نبی محمد (ص) کا نواسہ ہو گا حضرت آدم نے سوال کیا ،اس کا قاتل کون ہو گا وحی ہوئی کہ اسکا قاتل یزید ہو گا جس پر آسمان اور زمین والوں کی لعنت ہو ۔ تب حضرت آدم نے حضرت جبرائیل سے سوال کیا کہ میں کیا کروں اس مقام پر، حضرت جبرائیل نے بتایا کہ آپ حضرت امام حسین علیہ السلام کے قاتل پر لعنت کریں ۔حضرت آدم نے یزید پر ۴ بار لعنت کر کے جو چند قدم اٹھائے تو عرفات کے مقام پر جبل رحمت پہنچ گئے جہاں پر انکی ملاقات حضرت حوا سے ہوئی۔

حضرت نوح علیہ السلام کربلا میں

طوفان نوح کے دوران حضرت نوح بذریعہ کشتی دنیا کے مختلف مقامات سے گزر رہے تھے کہ اچانک جب کشتی سرزمین کربلا سے گزری تو ہچکولے کھا کر ڈگمگانے لگی یہاں تک کہ حضرت نوح کو ایسا محسوس ہوا کہ کشتی ڈوب جائے گی حضرت نوح خدا سے مخاطب ہوئے کہا کہ یا اللہ میں دنیا بھر کا سفر کیا لیکن اس سر زمین میں جو کچھ ہو رہا ہے میرے ساتھ کہیں نہیں ہوا حضرت جبرائیل نازل ہوئے انہوں نے کہا اے نوح یہ وہ سرزمین ہے جہاں پر خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ(ص) کا نواسہ اور خاتم الاوصیاء حضرت علی (ع) کا بیٹا بے جرم وخطا قتل ہو گا اس موقع پر حضرت نوح نے سوال کیا اے جبرائیل ان کا قاتل کون ہو گا حضرت جبرائیل نے جواب دیا ان کا قاتل سات آسمانوں اور سات زمینوں کا ملعون ہو گا تب حضرت نوح نے یزید پر لعنت بھیجی تو کشتی نوح چل پڑی یہاں تک کہ جودی پہاڑ پر جا رکی۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام کربلا میں

روایت ملتی ہے کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام گھوڑے پر سوار سفر کر رہے تھے کہ اچانک انکے گھوڑے کو ٹھوکر لگی اور حضرت ابراھیم سر کے بل زمین پر گرے جس کے سبب سر زخمی ہو گیا اور خون بھی بہنے لگا حضرت ابراھیم نے اپنے رب سے استغفار کرنا شروع کیا اور انہوں نے کہا اے اللہ مجھ سے کیا غلطی سر زد ہو گئی ہے جس کی سبب یہ بیت رہی ہے تب حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور انہوں نے فرمایا اے ابراہیم آپ سے کوئی غلطی سر زد نہیں ہوئی بلکہ یہ وہ مقام ہے جہاں پر خاتم الانبیاء کا نواسہ اور خاتم الاوصیاء کا بیٹا حسین ابن علی علیہم السلام بے جرم و خطا قتل ہو گا آپ کا خون اس مقام پر جاری ہوا جہاں پر ان کا خون بہے گا ۔تب حضرت ابراھیم نے حضرت جبرائیل سے سوال کیا اُنکا قاتل کون ہو گا حضرت جبرائیل نے جواب دیا کہ انکے قاتل پر آسمانوں اور زمینوں کی لعنت ہے یہاں تک کہ جب لوح پر قلم لکھ رہی تھی جب امام حسین علیہ السلام کے قاتل کا نام آیا تو قلم نے خود لعنت لکھی جس پر خدا نے قلم کو داد دی اور کہا کہ تم اس لعنت لکھنے پر قابل تعریف اور داد ہو ۔تب حضرت ابراہیم نے اپنا ہاتھ اٹھا کر یزید پر بیشمار لعنت کی اس موقع پر حضرت ابراہیم کا گھوڑا صاف زبان میں گویا ہوا اور آمین کہا حضرت ابراہیم نے گھوڑے سے سوال کیا کہ تمھیں کیا سمجھ میں آیا جو تم نے میری بد دعا اور یزید پر لعنت پر آمین کہا گھوڑا دوبارہ بولا اور کہا اے نبی خدا آپ مجھ پر سوار ہوتے ہیں جس پر میں فخر کرتا ہوں جب مجھے ٹھوکر لگی اور آپ میری پیٹھ سے زمین پر گرے مجھے بے حد شرمندگی اور افسوس ہوا لیکن اب جب مجھے معلوم ہوا اس کا سبب یزید ہے تو مجھے سخت نفرت ہوئی اس کردار سے جس پر لعنت ہو ۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کربلا میں

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حوالہ سے تاریخ میں ملتا ہے ۔حضرت اسماعیل کا بکریوں کا ریوڑ تھا جو دریائے فرات کے کنارے رہتا تھا ایک دن حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بھیڑ بکریوں کی ریوڑ کے چرواہے نے بتایا کہ جب سے ہم اس سر زمین میں آئے ہیں ہماری بھیڑ بکریاں اس دریا کے کنارے پانی سے سیراب ہونے کو تیار نہیں ہے پانی نہیں پی رہی ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام سخت پریشان ہوئے اور اپنے پروردگار سے دست دعا بلند کر کے مناجات کی کہ یا اللہ یہ کیا ماجرا ہے تب حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور انہوں نے فرمایا اے اسماعیل اپنی بھیڑ بکریوں سے تم خود سوال کر کے پوچھو غرض کہ حضرت اسماعیل بھیڑ بکریوں کے پاس تشریف لائے او ر ان سے پوچھا کیا ماجرا ہے تب بھیڑ بکریوں نے صاف واضح زبان میں جواب دیا کہ اے پیغمبر خدا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام جو رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کا نواسہ ہو گا ان کو اس گھاٹ سے پانی پینے سے روکا جائے گا اور اس مقام پر وہ شہید ہونگے ہم اس غم اور کرب میں اس مقام سے پانی نہیں پی رہے ہیں تب حضرت اسماعیل علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام کے قاتل کا پوچھا کہ کون ہو گا جواب دیا کہ زمین و آسمان اس پر لعنت کرتی ہیں وہ یزید ہو گا تب حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بھی یزید پر لعنت کی ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کربلا میں

حضرت موسیٰ ایک دفعہ حضرت یوشع بن نون کے

همراہ جا رہے تھے کہ ان کا گزر کربلا سے ہوا انکا جو تا اچانک ٹوٹ گیا اور انکے پاؤں میں کانٹا لگ گیا جس سے انکے پاؤں سے خون نکل پڑا اس حالت میں وہ خدا سے مخاطب ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اے اللہ مجھ سے کیا غلطی سر زد ہو گئی ہے جس پر ان پر وحی ہوئی اے موسیٰ اس مقام پر جہاں پر تمہارا خون بہا ہے اس مقام پر امام حسین علیہ السلام شہید ہونگے ۔حضرت موسیٰ نے سوال کیا یہ حسین علیہ السلام کون ہیں ؟ وحی ہوئی کہ وہ محمد مصطفیٰ کا نواسہ اور علی المرتضیٰ کا بیٹا ہے حضرت موسیٰ نے سوال کیا کہ ان کا قاتل کون ہو گا وحی ہوئی کہ ان کا قاتل وہ ہے جس پر سمندر کی مچھلیوں کی ،جنگل کے درندوں کی ،ہوا میں اڑنے والے پرندوں کی لعنت ہوگی وہ یزید ہو گا تب حضرت موسیٰ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور یزید پر لعنت بھیجی اس طرح وہ حضرت یوشع بن کو نون کو نجات ملی اور وہ اس سر زمین کربلا سے روانہ ہوئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کربلا مس

ایک دن حضرت سلیمان اپنی بساط پر ہوا میں سفر کر رہے تھے جب سر زمین کربلا سے بساط کا گزر ہوا تو بساط ہچکولے کھانے لگی جب تین بار اس طرح ہوا تو حضرت سلمان کو اس طرح محسوس ہوا کہ وہ بساط سے زمین میں گر جائیں گے لیکن اچانک ہوا سنبھلی اور بساط زمین پر آ رکی حضرت سلیمان نے ہوا کو مخاطب ہو کر کہا کیا ہو گیا ہے تمہیں ؟ہو انے جواب دیا کہ اے نبی خدا یہ وہ مقام ہے جہاں پر حسین علیہ السلام شہید ہونگے حضرت سلیمان نے سوال کیا یہ حسین علیہ السلام کون ہیں ؟ ہو انے جواب دیا یہ حسین علیہ السلام نبی آخر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نواسہ اور حضرت علی علیہ السلام کا بیٹا ہو گا اس موقع پر حضرت سلیمان نے سوال کیا کہ ان کا قاتل کو ن ہو گا ہوانے جواب دیا کہ ان کا قاتل زمین اور آسمانوں والے اس یزید پر لعنت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے حضرت سلیمان نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور یزید پر لعنت کی اس موقع پر جن و انس نے سکون کی سانس لیا اور ہوانے اپنے انداز سے بساط کو بلند کر دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کربلا میں

روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کے ہمراہ سفر میں تھے کہ ان کا گزر سر زمین کربلا سے ہوا انہوں نے اچانک دیکھا کہ ایک بہت ہی بڑا شیر راستہ روکے کھڑا ہوا ہے حضرت عیسیٰ آگے بڑھے اور شیر سے مخاطب ہوئے اے شیر تم نے ہمارا راستہ کیوں روکا ہوا ہے ہمیں آگے کیوں نہیں جانے دیتے شیر بڑے فصیح انداز میں گویا ہوا میں آپ کا راستہ اُس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک آپ سب یزید پر لعنت نہ کریں کیونکہ یزید ہی قاتل حسین علیہ السلام ہو گا تب حضرت عیسیٰ نے پوچھا حسین علیہ السلام کون ہیں ؟ شیر نے جواب دیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نواسہ اور حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کا بیٹا حسین علیہ السلام ہے جو اس سر زمین میں بے جرم وخطا قتل ہو گا حضرت عیسیٰ نے پوچھا انکا قاتل کون ہو گا ؟ شیر نے جواب دیا کہ جس پر تمام وحشیوں کی بھیڑیوں کی شیروں کی اور سارے جہان کی لعنت ہو گی وہ یزید ہے اس موقع پر حضرت عیسیٰ نے یزید پر لعنت بھیجی جسکے بعد شیر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حواریوں کے لئے راستہ آزاد کر دیا۔

جاری ہے باقی آئندہ ...

کلام انیس

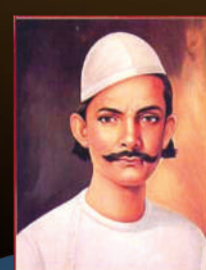

• کلام:

میر ببر علی انیس

ہم ان کا بحر مصیبت میں نام لیتے ہیں
جو ڈوبتے ہوئے بیڑے کو تھام لیتے ہیں
سحر کو اٹھ کے زباں سے یہ کام لیتے ہیں
خدا کے بعد محمد ﷺ کا نام لیتے ہیں

پہنچ کے خلد میں پیاسے حسین کے رفقاء
علی کے ہاتھ سے کوثر کا جام لیتے ہیں

یہ زائرین امام زمن کا رتبہ ہے
کہ جن کے سبط محمد سلام لیتے ہیں

خوشا بحال کہ آقا کی اک زیدت میں
ثواب حج کا، علی کے غلام لیتے ہیں

نکل کے فوج سے حر نے کہا کہ او غافل
جناں کی راہ علی کے غلام لیتے ہیں

کوئی گھڑی میں ہوا کی طرح اڑا کے فرس
رکاب شاہ کو اب چل کے تھام لیتے ہیں

پسر کے ہجر میں جس وقت درد اٹھتا ہے
جگر کو بیٹھ کے شبیر تھام لیتے ہیں

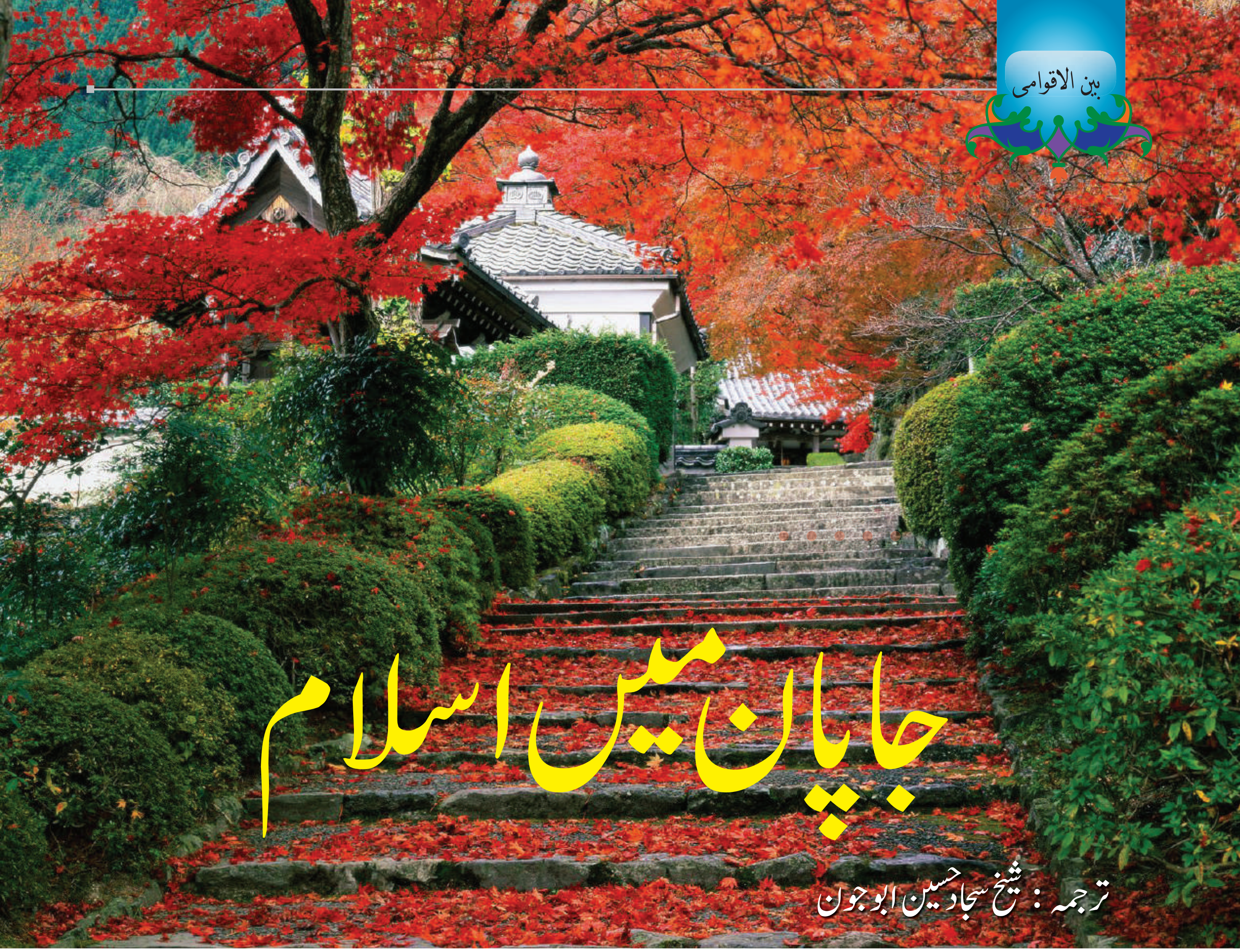

جاپان میں اسلام

ترجمہ : شیخ سجاد حسین ابوجون

ویسے تو کوئی ایسے واضح قرائن و دلائل نہیں ھیں کہ جواسلام و جاپان کے مابین تواصل قدیم کی رہبری کریں سوائے بعض حالات تعلقات کے کہ جو 1868ء میں عام افراد کے درمیان تھے ۔اسلام کا واضح تعارف جاپان میں 1877ء میں ہوا وہی تعلقات کے ذریعے جاپانی عوام میں اسلام نے سرایت کی اور ابھی تک ثابت ہے ۔

بعض اخبار سے اشارہ ملتا ہے کہ اسلام کا ابتدائی اثر جاپان میں اس آخری ملاقات میں ہوا جو ترکی اور جاپان کے درمیان اس غرض سے ہوئی کہ دونوں ملکوں میں سفارتی تعلقات قائم کئے جا سکیں تو جاپان کے سر براہ اعلیٰ '،یا مادا توراجیرو،،نے ترکیا کا دورہ کیا اور اس دورہ کے دوران مسلمان ہو گیا پھر اپنا نام بھی تبدیل کیا یا مادا توراجیرو سے عبد الجلیل بن گیا پھر مکہ مکرمہ بھی گیا تا کہ حج کا فریضہ انجام دے سکے ۔

ترکیا کی اس ملاقات کے بعد جاپان میں دین اسلام کے اثرات نمایاں ہونے لگے پھر ترکیا سے بعض علماء ترکمانی ،تاجیکستانی ،کیرغزستانی ،کازخیستانی وغیرہ نے اسلام کی تشہیر کی غرض سے وہاں کے لوگوں میں اسلام کا تعارف کروایا۔پہلی عالمی جنگ کے بعد ان حضرات نے کچھ فرصت پائی جس میں انھوں نے اسلام کا تعارف چھوٹے چھوٹے علاقوں ،بستیوں سے شروع کیا۔

جاپان میں تعمیر مساجد

جب اسلام کا دھیرے دھیرے تعارف ہونے لگا تو وہاں کی اولین ضرورت یہ تھی

کہ ان علاقوں میں مساجد تعمیر کی جائیں تاکہ مسلمان آپس میں ملاقات کر سکیں اور پھر دین کی ترویج کا مقصد بھی ان مساجد کی تعمیر کے علاوہ پورا نہیں ہو سکتا تھا انھیں اغراض و مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے وہاں '' کوبی'' نام سے ایک مسجد تعمیر کی گئی جو کہ اس علاقے کی اہم ترین مسجد تھی اس مسجد کی تعمیر ۱۹۳۵ء میں ہوئی اور ابھی تک خدا کے کرم و فضل سے باقی ہے اس کے تین سال بعد دوسری مسجد کا عمل قیام میں لایا گیا جس کا نام '' طوکیو'' رکھا گیا اور ۱۹۳۸ء میں تعمیر کی گئی۔ جاپان کے متھو ناجویا میں ایک اثری نام کی مسجد بھی تعمیر کی گئی کہ جس کو بعد میں دوسری عالمی جنگ میں منہدم کر دیا گیا تھا جس کے عوض میں متحدہ عرب امارات نے وزارت اوقاف کو سوا تین ملین ڈالر دینے کا اعتراف کیا تا کہ اس مسجد کو دوبارہ احسن طریقے سے وجو د میں لایا جائے۔

'' طوکیو'' میں ابھی بھی ایک عظیم الشان مسجد ہے جسکو مسجد التوحید کہتے ہیں اور شہر کی جامع مسجد ہے جس میں لوگ نماز جمعہ بھی ادا کرتے ہیں اس مسجد کے اندرونی حصہ میں ایک تعلیمی ادارہ بھی ہے کہ جس میں لغت عربیہ کے قواعد پڑھائے جاتے ہیں اور اسلام کی ابتدائی تعلیم سے مسلمین کے قلوب کو منور کیا جاتا ہے داخل مسجد میں ایک چھوٹا سا مکتبہ بھی ہے ادارے اور مکتبہ کی ادارت جناب استاذ بشار ترکستانی کے ہاتھوں میں ہے اور وہی اس مسجد کے امام بھی ہیں اور لوگوں دعوت اسلام جیسے عظیم فریضے کی ذمہ داری کو انجام دیتے ہیں دوسری عالمی جنگ کے بعد ایک منظمہ یوم الاسلامیہ حکومت عسکری کی طرف سے تشکیل دیا گیا اس مرحلہ میں کچھ مزید اسلامی تعلیمات کو فروغ دینے کی فرصت ملی جس میں ۱۰۰ کے قریب اسلامی کتب اور مختلف رسالے شائع ہوئے اور تقسیم کئے گئے اس منظمہ کو تشکیل دینے کی اہم غرض یہ تھی کہ عسکری وفوج میں اسلام کا تعارف کرایا جائے لیکن ۱۹۴۵ء جنگ کے آخری مراحل میں اس منظمہ کو بھی تیزی سے ختم کر دیا گیا اس کے ٹھک ۲۳ سال بعد ۱۹۷۳ء میں اور منظمہ کو تشکیل دیا گیا کہ جس نے ایک بھرپور شکل میں کام کیا اور جاپانی عوام کو کافی اسلام سے آشنا کیا گیا اس منظمہ نے بہت لوگوں کو اسلام کے قوانین بتائے کہ جن کو اس سے پہلے بالکل اسلام سے نا آشنائی تھی اس منظمہ کا نتیجہ تھا کہ اس سال جاپانی عوام مکہ مکرمہ کی زیارت سے مشرف ہوئی اور حج جیسا عظیم فریضہ ادا کیا اوراذان و تلاوت قرآن سے اپنی سماعتوں کو شرف بخشا یہ تعداد ہزاروں میں تھی ۔

تعلیم اور اس کا دور۔ کچھ ایسے غلط وسوسے

اور اعتقادات موجود ہیں کہ جن کو علماء مغرب یعنی یورپی عالموں نے تعلیمات اسلامی میں ڈال دئے ہیں جن کی تصحیح کرنا ضروری ہی نہیں بلکہ واجب ہے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ جاپانی عوام قرأت وکتابت کو پسند کرتے ہیں اس فکر کے ما تحت یورپی یہ چاہتے تھے کہ عوام پر عام کتب کو ترجیح اور دینی کتابوں سے دور رکھا جائے اور پھر اس کا نتیجہ یہ تھا کہ لوگوں کے مابین قرآنی تراجم اور کتب اسلامیہ مفقود کئے جا سکیں اور ابھی تک کچھ اس کے نتائج ایسے موجود بھی ہیں ۔

قرآن کا پہلا ترجمہ جاپانی زبان میں ۱۳۴۹ھ میں ہوا اس کے بعد دوسرا ترجمہ ۱۳۹۳ھ میں ہوا پھر سلسلہ ترویج علمی بڑھتا گیا۔

جاپان میں جمعیات اسلامیہ ۔

جاپان میں اسلامی جمعیتوں میں سے ''الجمیعۃ الاسلامیہ الیابانیہ '' اور '' جمیعۃ الیابانیہ الثقافیہ '' اور المؤتمر الاسلامیہ الیابانی'' ایسی جمعیتیں ہیں کہ جنہوں نے حفظ قرآن پہ خصوصی توجہ سے کام کیا اسی طرح'' المرکز الاسلامیہ الیابانی '''' جمیعت طلاب الیابانین المسلمین'''' جمیعت الوقف الاسلامی بالیابان '' نے بھی اسلام کی ترویج میں بہت اچھا کردار ادا کیا اور خاص طور پر اسلامی کتب اور مجلات کی اشاعت پر زور دیا اب بھی جاپانی زبان کے علاوہ صینی اور غیر صینی زبانوں میں اسلام کو لوگوں تک پہچانے کے فریضے انجام دے رہی ہیں۔

جاپان میں اسلامی آبادی

جاپان میں اسلامی نفوس کی تعداد کو اس وقت شمار میں نہیں لایا جا سکتا لیکن نا ممکن بھی نہیں ہے البتہ جو بعض جہات سے اشارہ کیا ہے کہ مسلمین کی تعداد جاپان میں ۳۰۰۰ کے قریب ہے کسی اور مصدر سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاپان میں مسلمین ہزاروں کی تعداد میں نہیں بلکہ سینکڑوں کی تعداد میں ہیں لیکن یہ روایتیں درست نہیں ہیں کیونکہ اگر ان کو مان بھی لیا جائے تو اقل تقدیر یہ وہ مسلمان ہیں جنہوں نے اسلام کا اعلان کیا ہے جبکہ جو خفیہ ایمان رکھتے ہیں ان کی تعداد کا احصاء کرنا بہت مشکل ہے ۔

بعض جاپانیوں کا اعلان اسلام

۱-عبد الحلیم اوشاتا رونودا۔جس نے اسلام کو قبول کرکے اسلامی خاندانوں کی مدد بھی کی ۔

۲-یاماداتوراجیروا۔کو پہلا جاپانی مسلم بھی کہا جاتا ہے کہ جس کا تذکرہ ابتداء میں ہم کر چکے ہیں ترکیا کے دورہ پر تھا اور اسلام کو وہیں پر قبول کیا اور بعد میں اپنا نام عبد الجلیل رکھا ۔

۳-احمد اریحا ۔یہ جاپانی تیسرا مسلم ہے اور بہت بڑا تاجر تھا اور ہندوستان میں مسلمان ہوا تھا اور اپنے خصوصی طریقے سے جاپان میں اسلام کی ترویج کی ۔

۴-احمد الجر جاوی ۔اصل میں عربی تھا اور غیر مسلم تھا جاپان میں مقیم تھا مسلم ہوا اور جاپان میں نور اسلام کی احسن طریقے سے دعوت دی اور جمیعۃ دعویۃ کا بانی بھی ہے۔

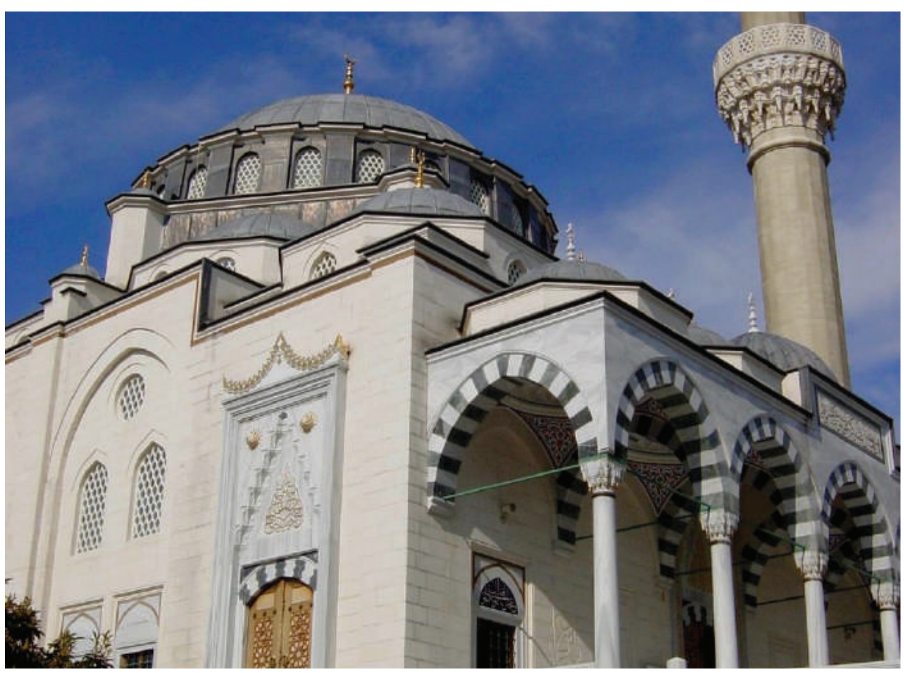

خیمہ گاہ اور مقام امام زمانہ علیہ السلام کے قریب زائرین کرام کی سہولت کے لئے حرم امام حسین علیہ السلام کی انتظامیہ کی جانب سے آبدارخانے تعمیر کئے گئے ہیں

جائے ضرورت ، غسل خانے اور وضو خانے کا بیرونی منظر

جائے ضرورت ، غسل خانے اور وضو خانے کا اندرونی منظر

جائے ضرورت ، غسل خانے اور وضو خانے کا بیرونی منظر

الشہید الاول

علامہ شہید اول رضوان اللہ علیہ

■ ولادت۔ ۱۳۱۳عیسوی ۷۳۴ ہجری۔   وفات ۱۳۶۵۔ عیسوی ۷۸۶ ہجری

آپ کا نام۔ شیخ سعید سدید شمس الدین محمد بن جمال مکی بن محمد بن حامد عاملی ہے۔

• آپ کی ولادت۔

آپ سن ۷۳۴ ہجری کو لبنان میں جبل العامل کے قریب جزین نامی گاوں میں پیدا ہوئے جبل العامل اس وقت اسلامی اور فکری علوم کا مرکز تھا۔ آپ نے علوم عالیہ کیلئے مختلف ممالک کا سفر کیابا الخصوص جو اسلامی علوم کے مراکز تھے جن میں عراق کے شہر حلہ بغداد، کربلا اور نجف الاشرف سرفہرست ہیں اس کے بعد مکہ مکرمہ، مدینہ منور، شام، فلسطین بھی گئے۔ ان دنوں میں عراق کا شہر حلہ علوم دینیہ کا مرکز سمجھا جاتا تھا۔ جب آپ حلہ میں آئے تو بڑے بڑے علماء اور فقہاء سے استفادہ کیا خصوصا فخر المحققین ابن علامہ حلی کے حلقہ درس میں شریک ہوئے۔

• علماء کے اقوال۔

علامہ محقق کرکی نے آپ کو فقیہ اہلبیت، اعلم الفقہاء، قدوۃ محققین والمدققین لکھا ہے۔

علامہ حرعاملی نے اپنی کتاب امل الآمل میں آپ کو عالم، ماہر، فاضل، فقیہ، محدث، محقق، عابد، تبحر، زاہد، جامع الفنون عقلیات ونقلیات اور ادیب جیسے القابات سے یاد کیا ہے۔

• آپ کے کرامات۔

آپ کے بہت سارے کرامات مشہور ہیں ان میں سے بعض کا ذکر کرتے ہیں ۔

۱-جب آپ کو شہید کرنے کیلئے گرفتار کرکے لے جارہے تھے تو راستے میں آپ نے کاغذ پر یہ آیت لکھی (رب انی مغلوب فانتصر) جب آپ نے کاغذ کو الٹا کیا تو دوسری جانب یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے ان کنت عبدی فاصبر

۲-آپ کی اہم کرامات میں سے یہ ہے کہ آپ نے کتاب لمعہ کوسات دن میں مکمل لکھا تھا جو لمعہ دمشقیہ کے نام سے مشہور ہے۔

علامہ عاملی اپنی کتاب امل الآمل میں لکھتے ہیں آپ نے کتاب لمعہ کو قید خانہ میں لکھا تھا۔

علماء نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ جب آپ کتاب لمعہ لکھ رہے تھے تو اس وقت قید خانہ میں آپ کے پاس کوئی بھی کتاب موجود نہیں تھی۔

علماء نے اس بات کا بھی ذکر کیا ہے جب آپ قید خانہ میں تھے تو علماء عامہ میں سے ہر دن کوئی نہ کوئی مولوی آپ کو دیکھنے آتا جب آپ نے اس کتاب کی تالیف کو شروع کیا تو ہر وقت خوف زدہ رہتے کہ اس دوران کوئی مولوی جاسوس نہ آجائے۔ لیکن اتفاق سے ان سات دنوں میں کوئی بھی نہ آیا اور یہ شہید اول پر رب الارباب کی طرف سے خصوصی لطف تھا۔

• آپ کی شہادت ۔

آپ کا ایک ہم درس تھا جس کانام ابن جماعت تھا اس نے آپ سے حسد کیا اور حاکم کو شکایت کی کہ اس کا تعلق مذہب امامیہ سے ہے اور چونکہ وہ خود اس وقت شام میں قاضی تھا لہذا شامی حکمران بیدمر سے اجازت حاصل کرلی تاکہ واجب القتل کا فتوی دیاجائے حاکم نے اس فتوی کو نافذ کرنے کی اجازت دیدی اجازت کے ملتے ہی شیخ کو گرفتار کرکے دمشق کے قلعہ میں قید کردیاگیا ۔ بعد میں آپ کو میدان میں لایاگیا اور جلاد کو حکم دیا جب جلاد تلوار لیکر سامنے آیا تو اسی دوران یہ ملعون قاضی بھی آپ کی شہادت کامنظر دیکھنے سامنے آیا آپ نے جلاد سے کہا ذرا رکنا مجھے قاضی سے ایک بات کرنی ہے آپ نے قاضی کی طرف دیکھ کر یہ کہا (ماکذبت امک سمتک ابن جماعة) تیری ماں نے تیرانام ابن جماعت رکھ کر غلطی نہیں کی۔ توواقعی ابن جماعت ہے۔ آپ کوزوال سے پہلے جمعرات کے دن ۱۹ جمادی الاولی سن ۸۶ ہجری کو قتل کیاگیا قتل کے بعد جسم مبارک کو سولی پر لٹکایاگیا۔ پھر اس کے بعد جسم کو رجم کیاگیا اور عصر کے وقت آپ کے جسد مبارک کو سولی سے اتار کر آگ میں جلایاگیا۔ تذکرہ علماء میں لکھا ہے کہ آپ کو زمین پر لیٹا کر دونوں پاوں میں رسیاں ڈال کر اونٹوں سے باندھا گیا اور پھر دونوں اونٹوں کو مخالف سمت پر چلایاگیا جس سے آپ کا جسم دوحصہ میں تقسیم ہوگیا۔

تالیفات۔ (۱) الالفیہ (۲) اللمعۃ الدمشقیہ (۳) اربعون حدیثا (۴) البیان (۵) احکام الاموات (۶) قواعد والفوائد(۷) ذکرالشیعہ فی احکام شرعیہ غایۃ المراد فی شرح نکت الارشاد (۸) نفلیہ۔

حوالہ کتاب تاریخ علماء نجف ۔تالیف سید احسن علی زیدی نجفی

حرم مطہر کی طرف سے زائرین کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت

سید حسین حیدر نقوی

انتظامیہ حرم امام حسین کی طرف سے زائرین کے لئے اندرون عراق مقامات مقدسہ کی زیادات کے لئے بہترین ٹرانسپورٹ کی خدمات فراہم کی جاتی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

(۱) زیارات سامراء و بلد

سامرہ اور بلد میں سید محمد علیہ السلام کی زیارت کے لئے ۔ہفتہ میں چار دن :بروز ہفتہ ،سوموار ،بدھ اور جمعہ کو بس سروس ہوتی ہے ۔جس میں فی نفر ۱۲۰۰۰ دینار عراقی کرایہ ہے ،یہ بس سروس صبح ۵:۳۰ بجے حرم امام حسین کے باب سدرہ سے روانہ ہوتی ہیں اور واپسی پر زائرین کو اسی جگہ لا کر چھوڑ دیتی ہیں۔

(۲)کاظمین اور مسیّب میں فرزاندان مسلم بن عقیل کی زیارت کیلئے

ہفتہ میں چار دن :بروز ہفتہ ،سوموار ،بدھ ، اور جمعہ کو بس سروس ہوتی ہے جس میں فی نفر ۷۰۰۰ دینار عراقی کرایہ ہے یہ بس سروس صبح ۵:۳۰بجے امام حسین کے حرم باب سدرۃ سے روانہ ہوتی ہیں اور واپسی پر زائرین کو اسی جگہ لاکر چھوڑ دیتی ہیں۔

(۳) نجف اشرف

جامع کوفہ ،میثم تمار ،حضرت خدیجہ بنت علی علیہ السلام ،حضرت امیر مسلم ،حضرت ہانی بن عروہ ،حضرت مختار ثقفی ،بیت امام علی ،دربار ابن زیاد ، مسجد سہلہ ،مسجد زید بن صوحان اور مسجد صعصہ بن صوحان کی زیارت کے لئے ہفتہ میں سات دن سروس ہوتی ہے فی نفر کرایہ ۵۰۰۰ دینار عراقی اے سی سروس .اور نان اے سی کے لئے ۳۰۰۰ دینار عراقی کرایہ ہے۔

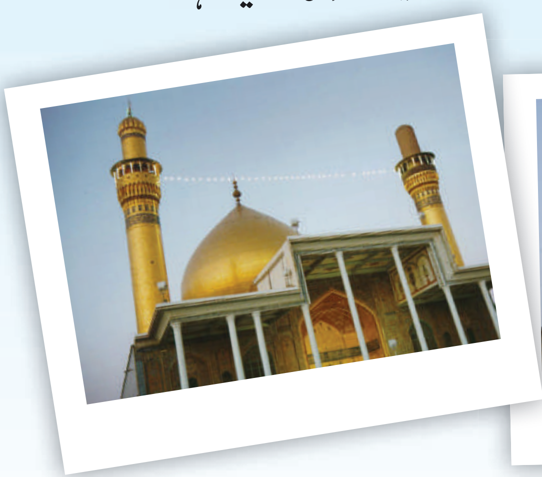

مقامات روانگی صرف بروز منگل
(۱)مقام روانگی حرم امام حسین باب السدرہ صبح ۶:۳۰بجے
(۲)شارع قبلہ امام حسین قرب مقام ابن فہد حلی
(۳)مقابل بلدیہ کالوني البلديات
(۴)مسجد امام جواد کالوني الاسرائ
(۵)مسجد کالوني النقيب
(٦)مسجد امام متقین کالوني الحر ۔مندرجہ بالا مقامات سے دوپہر ۱۲ بجے روانگی ہوتی ہے

(۷)حلہ میں حضرت عباس علمدار کے پوتے حضرت حمزہ اور حضرت قاسم ابن امام موسیٰ کاظم علیہم السلام اور امام حسن علیہ السلام کی شہزادیوں (بنات الحسن) کی زیارت کے لئے ہر جمعہ بس سروس ہوتی ہے فی نفر کرایہ ۵۰۰۰ دینار عراقی ہے مقام روانگی حرم امام حسین باب السدرہ صبح ۶:۳۰ بجے ہے ۔

حرم مقدس امام حسین علیہ السلام
کی طرف سے زیارات مقدسہ کے لئے
ھفت روزہ پروگرام

دن	مقام زیارات	ٹکٹ کی قیمت	مقام روانگی	وقت روانگی
ھفتہ	نجف, کوفہ , سہلہ	۵۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ٦ء۳۰ بجے
	کاظمین , مسیب	۷۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ۵ء۳۰ بجے
	سامراء , سید محمد (بلد)	۱۲۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ۵ء۳۰ بجے
اتوار	زید بن علی,مقام ابراھیم,بکر بن علی,رشید الھجری	۵۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ٦ء۳۰ بجے
	نجف, کوفہ , سہلہ	۵۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ٦ء۳۰ بجے
سوموار	سامراء , سید محمد (بلد)	۱۲۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ۵ء۳۰ بجے
	نجف, کوفہ , سہلہ	۵۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ٦ء۳۰ بجے
	کاظمین , مسیب	۷۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ۵ء۳۰ بجے
منگل	نجف, کوفہ , سہلہ	۵۰۰۰ دینار	مختلف مقامات سے	دوبھر ۱۲ء۰۰ بجے
	مسیب, حر , عون, محمد بن عقیل	۳۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ٦ء۳۰ بجے
بدھ	سامراء , سید محمد (بلد)	۱۲۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ۵ء۳۰ بجے
	نجف, کوفہ , سہلہ	۵۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ٦ء۳۰ بجے
	کاظمین , مسیب	۷۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ۵ء۳۰ بجے
جمعرات	نجف, کوفہ , سہلہ	۵۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ٦ء۳۰ بجے
جمعہ	سامراء , سید محمد (بلد)	۱۲۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ۵ء۳۰ بجے
	نجف, کوفہ , سہلہ	۵۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ٦ء۳۰ بجے
	کاظمین , مسیب	۷۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ۵ء۳۰ بجے
	حمزہ, قاسم, بنات الحسن	۵۰۰۰ دینار	باب (گیٹ) السدرہ	صبح ٦ء۳۰ بجے

مقالہ

امام الحسین علیہ السلام اور انسان کی اجتماعی زندگی (سلوک)

• ترجمہ: سید نسیم عباس نجفی

انسانی سلوک کا مفہوم: انسانی سلوک سے عمومی طور پر مراد یہ ہے کہ انسان سے جو کچھ صادر ہوتا ہے چاہے وہ داخلی طور پر جذبے، مہارات، احساسات اور معرفت کے اعمال ہوں یا خارجی طور پر دوسرے کے ساتھ انسان جو کچھ اعمال سر انجام دیتا ہے۔

کوئی ایسا شخص دنیا میں نہیں ہے جو دوسروں سے مکمل پر علیحدہ رہتا ہو حقیقت یہ ہے کہ اس دنیا میں ہر شخص اجتماعی طور پر رہتا ہے اور معاشرہ اس شخص کے کردار پر اثر انداز ہوتا ہے اگرچہ جتنا بھی یہ محسوس ہو کہ یہ عمل اور کردار اس شخص کے ساتھ خاص اور معاشرے کا اثر نہیں ہوا تو ایسی بات ہرگز نہیں بلکہ معاشرے کا اثر ہے جیسے خواب اور خیال ،جذبات ،سونے اور کھانے کی عادتیں ،یہ سب چیزیں معاشرے کے اثر کے تحت ہوتی ہیں کوئی بھی شخص اپنی اجتماعی طبیعت کی وجہ سے دوسرے لوگوں سے مستثنٰی نہیں ہو سکتا وہ ان کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہتا ہے اور ان سے مربوط ہونا چاہتا ہے اور ان دونوں وجھوں سے اسے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور مستقبل میں خوف نہیں ہوتا بلکہ موثوق ہوتا ہے اجتماعی سلوک کی طبیعت کی معرفت سے ہم اجتماعی تعمیر کی طبیعت کو سمجھ سکتے ہیں اور اسی طرح اشخاص یا گروھوں کے درمیان اجتماعی تعلقات کو بھی سمجھ سکتے ہیں۔

اجتماعی سلوک کی قسمیں

۱۔عاطفی اجتماعی سلوک ۔یہ سلوک عاطفے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور یہ سلوک زندگی ،عقل ،حکمت ،اور بصیرت کے منافی ہوتا ہے ،اور حقیقی زندگی کے منافی ہوتا ہے

۲۔تقلیدی اجتماعی سلوک۔عادات اور معاشرے کا اخلاق اس تقلید ی سلوک کی وجہ سے ہوتے ہیں اور یہی سلوک ایک شخص کا دوسروں سے تعلق

قائم کرتا ہے اور اسکے اہداف اور مصالح کو معین کرتا ہے۔
۳۔عقلی اجتماعی سلوک ۔ یہ کردار ذات سے نکلتا ہے جو سلوک کی ماہیت و حقیقت معین کرتی ہے اسی طرح حقیقی زندگی اور انفرادی حقیقی زندگی عقل سے ہے اور اس قسم کے کردار کو باقی انواع کردار عقل ،حکمت ،منطق، بصیرت ،ادراک امور اور مشکلات سے سمجھا جا سکتا ہے۔
امام حسین علیہ السلام کی جانب اجتماعی انسانی سلوک کی معرفت ۔
جن لوگوں کا امام حسین علیہ السلام کی جانب اجتماعی سلوک و کردار ہے اسکی معرفت و ملاحظہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ کردار کی تیسری قسم ہے (عقلی)جو کہ عقل حکمت بصیرت منطق اور امام حسین علیہ السلام کے قیام کے مقاصد کو سمجھنے سے متمیز ہوتا ہے ۔اور اس سلوک عقلی سے قواعد کو مرتب کر کے اور عملی طور پر اپنی ذات کو انسان مومن کمال تک لے جاتا ہے اور اس کمال تک جانے کے لئے دینی معرفت ،طاقت ،اور تمام وسائل کو استعمال کرکے اپنی اپنے خاندان اور معاشرے کو ترقی معنوی پر گامزن کرنا ہے اسکا یہ معنی نہیں کہ اگر ایسے شخص کے سلوک میں عقلی راستہ موجود ہے تو عاطفی اور تقلیدی کردار موجود نہیں بلکہ جب وہ امام حسین علیہ السلام کے واقعہ کو یاد کرتاہے تو ایسی کڑواہٹ ،دل میں حرارت اور درد محسوس کرتاہے کہ جس سے وہ سستی چھوڑ دیتاہے اور افضل کے حصول کی کوشش کرتا ہے ۔اور اپنے اخلاق کو بلند مقام تک لے جانے کیلئے افضل اعمال کو انجام دیتاہے اور ایسی چیزوں کے بارے میں بحث کرتا ہے اور تلاش میں رہتا ہے جن سے اسکے خاندان کے افراد کا اخلاق بلند ہو سکے ۔ جیسا کہ وہ اپنے خاندان کے ساتھ امام حسین علیہ السلام کے شعائر کو عادات و تقالید کی صورت میں کمال کے ساتھ ادا کرتاہے۔انسان امام حسین علیہ السلام کی جانب اپنے کردار کو اس آیت سے ہدایت لیکر سنوارتا ہے جس میں اسے اللہ سبحانہ نے فرمایا (قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ) اے حبیب کہ دیجئے کہ میرا اجر رسالت یہ ہے کہ میرے قرابت داروں سے مودت رکھو۔
پس انسان مومن اپنی فطرت سے امام حسین علیہ السلام کی طرف راغب ہو جاتاہے اور ایسے امور کی تلاش میں رہتاہے کہ جو اسکو امام حسین علیہ السلام کی شخصیت خالدہ کی معرفت دلاتے ہیں اور ان اعمال میں اس معرفت سے نشاط لیکر آتا ہے اور ان اعمال و شعائر حسینی سے اللہ سبحانہ کا قرب حاصل ہونے کو محسوس کرتا ہے اور رسول ﷺ کی بارگاہ میں مقام حاصل کرتا ہے جیسا کہ معرفت کے ذریعہ اپنی زندگی میں توازن پیدا کر کے اپنی زندگی کو روشن کرتا ہے اور اسے اپنے اوقات میں اطمینان حاصل ہوتا ہے جس سے انسان اپنی ذات کو کامل تک لے جاتا ہے جس سے اپنے اجتماعی تعلقات کو منظم کرتا ہے پس پانی پیتے وقت وہ امام حسین علیہ السلام کو یاد کرتاہے قریب اور دور سے امام حسین علیہ السلام پر سلام کرتا ہے مجالس عزا قائم کرتا ہے امام کے نام پر کھانا اور پانی،لباس ہدیہ کرتا ہے اس اسی طرح اپنے خاندان کے ساتھ اہلبیت علیھم السلام کی خوشنودی اور غموں میں شریک ہوتا ہے ۔اسی طرح اجتماعی انسانی کردار میں اس وقت تک دو نشاط آ جاتی ہے جب انسان حسینی یا زینبی معاشرہ میں ہوتاہے پس ان لوگوں کے ساتھ مل کر زیارت امام حسین علیہ السلام کیلئے جاتا ہے اور ان ثقافتی بحثوں میں شریک ہوتا ہے جس سے امام حسین علیہ السلام کے مقاصد کو سمجھتاہے اور استفادہ کر کے اپنے آپ اور معاشرے کی خدمت کرتاہے اس انسان کا کردار اور عمل فقط انفرادی اور اجتماعی حد تک نہیں رہتا بلکہ بہت سارے گروہوں کے ساتھ مل کر نماز قائم کرنا ،ماتم داری، آنسو بہانا اور دسیوں کلو میٹر پیدل چل کر امام حسین علیہ السلام کی زیارت میں وجود میں آتا ہے ۔پس ایک اجتماعی کردار جو حسین علیہ السلام کی جانب ایک انسان ادا کرتاہے ان میں سے نظم و ضبط اور قوانین اور اجتماعی اخلاق کے ساتھ ساتھ انسان دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے جن انسانی حقوق کے لئے امام حسین علیہ السلام نے شہادت پائی ،اسی طرح اپنے خاندان کو بھی اجتماعی کردار کی تعلیم دیتا ہے جیسے والدین کے ساتھ نیکی ،دوسروں کو سلام کرنا ،وعدے اور وقت کا احترام اسی طرح خاندان والوں کو واجبات کے ادا کرنے میں جدو جہد کی طرف راہنمائی کرنا تا کہ امام حسین علیہ السلام کے اخلاق عالیہ سے کچھ حاصل ہو سکے ۔اور یہ فضیلت والا اخلاق انسان کو معاشرے کے لوگوں کو برداشت کرنے کی طرف لیکر جاتاہے خصوصاً ان لوگوں کو برداشت کرنا جو امام حسین علیہ السلام سے متمسک ہیں تا کہ اس سے امام حسین علیہ السلام مودت قائم ہو سکے ۔اسی طرح خاندان اور معاشرے کو انسانی ماحول کی حفاظت اور جو کچھ قوتیں اور نعمتیں اس معاشرے میں موجو د ہیں انکی حفاظت کی ترغیب دیتا ہے تا کہ ایک کامیاب امت وجود میں آسکے اور یہ سب اللہ کے قرب کیلئے کرتا ہے ۔اور محمد و آل محمد علیھم السلام کی مودت میں کرتاہے اور اس آیت کی تطبیق کرتا ہے (ان الارض یرثھا عبادی الصالحون) بے شک زمین پر میرے نیک بندے اسکے وارث بنیں گے ۔
پچھلی بحث سے جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ اجتماعی زندگی میں جو امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں انسان گزارتا ہے مندرجہ ذیل مقاصد وہ انسان حاصل کرتا ہے ۔
۱-ایک بلند اخلاق کا مالک انسان بن جاتا ہے جو معاشرے کے کامل میں کردار ادا کرتا ہے
۲-صبر ،برداشت، ایثار ، حکمت ،جد و جہد ،سچائی ، اخلاص، کرم اور شجاعت کا مالک بن جاتا ہے
۳-اللہ کی رضا اس کا مقصد بن جاتا ہے کیونکہ ویسے انسان کا کردار قرآن کے مطابق بن جاتا ہے
۴-سعادت کو حسینی محسوس کرتا ہے کیونکہ اسکا تعلق حسین علیہ السلام سے مضبوط ہو جاتا ہے اور اسی طرح معاشرے کے ساتھ بھی تعلق مضبوط ہو جاتا ہے ۔

واقعہ کربلا نے مجھے شیعہ بنا دیا

روضہ حسینی کی سعودی عرب کی نوشیعہ مومنہ خاتون کوثر الحسینی سے ملاقات

اس مومنہ کی د س سال تک اپنی فیملی کے ساتھ آل رسول کے حق کے موضوع پر بحث جاری رہی اور بالا خیر جب بات واقعہ کربلا تک پہنچی تو اس واقعہ نے آل رسول کے حق کو اس قدر واضح کر دیا کہ اہل خانہ کے پاس سلسلہ اصحاب کو سپورٹ کرنے کے لئے کوئی دلیل و تاویل باقی نہیں رہی جس کے بعد اس نے مذہب تشیع کا اعلان کر دیا ۔ اس سے معلوم ہو ا جہاں دنیا پہ فتنہ و فسا د کے بادل چھائے ہوئے ہیں وہاں تبلیغ دین محمداور تعلیم اہلبیت علیھم السلام کا نو ر بھی پھیل رہا ہے تا کہ دنیا کے کسی ملک و ماحول میں رہنے والا کوئی بشر اہلبیت رسول علیھم السلام کے حق سے جاہل نہ رہ جائے اور سب پہ اتمام حجت ہو جائے ۔

سوال ا۔ آپ نے کب اور کیسے مذہب حق کو قبول کیا ؟

جواب ۔۲۰۰۲ میں میں نے مذہب تشیع کا اعلان کیا تھا جبکہ اس وقت دس سال گزر چکے ھیں میرے بڑے بھائی اور بہن سے سلسلہ بحث کو چلتے ہوئے اللہ تعالی نے مجھ پر بصیرت کے دروازے کھول دئے اور حق کا راستہ دکھا دیا ۔

سلسلہ بحث جب واقعہ کربلا پر پہنچا تو اس واقعہ کی روشنی میں ان لالچی مسلمانوں کی ذہنیت اور نیت واضح ہو گئی جنھوں نے مال دنیا کی خاطر منصب خلافت کو سیاسی چال بازی اور بادشاہت میں بدلا ۔اعلان غدیر خم سے بغاوت کی اور اہلبیت علیھم السلام کے حق میں اللہ و رسول کی جو وصیتیں تھیں ان سے منہ موڑا بلکہ اس وصیت کے بر عکس ان کے حقوق و احترام کو پامال کیا اور اس سے بڑھ کر یہ کہ لالچ و زمانہ جاہلیت کے بغض نے ان کو اس قدر اندھا کر دیا کہ اہلبیت علیھم السلام پر ظلم ومصائب ڈھائے اور بے دردی سے ان کو قتل کیا ۔

سوال ۲۔ کس سبب سے آپ کے ذھن نے اس فکر کی طرف رخ موڑا؟

جواب ۔میری والدہ گرامی شافعی مذہب رکھتی ہیں اور اس مذھب میں تفضیل کا عقیدہ موجود ہے جس کی وجہ سے میری ماں نے پنجتن پاک کی محبت ہمارے دلوں میں بٹھا دی اور یہاں پر مجھے معلوم نہیں خاص سبب کیا ہے لاشعوری طور پر مجھے مولا حسین علیہ السلام سے سب سے زیادہ عشق تھا مقتل و مصائب کی کتابیں پڑھتی تھی اور مجھے یاد ہے جس وقت میں اس روایت کو پڑھتی کہ سیدہ زینب سلام اللہ علیھا آخری وقت اپنے بھائی کو وداع کرنے لگی تو بے ہوش ہو گئیں تو میرے دل میں عجیب سی حالت طاری ہو جاتی جس کی وجہ سے کئی بار مطالعہ کے باوجود میں اس روایت کو مکمل نہیں پڑھ سکی ہوں ۔البتہ خطباء کرام سے اس روایت کو مکمل سنا ہے جس سے تلاش حق کی تحریک میں ہمیشہ اضافہ ہوا ہے ۔

سوال ۳۔ مذہب تشیع کے عقائد و اصول کے بارے میں کبھی کوئی شک پیدا ہوا؟

جواب ۔جی نہیں ایسا کوئی شک و شبہ پیدا نہیں ہو ا البتہ بعض ایسے نظریات ہیں جن کو میں ابھی تک سمجھ نہیں پائی ان کو میں نے الگ سوالات کی شکل میں محفوظ کر لیا ہے اور کوشش میں ہوں جب فکر مزید بلند ہو جائے اور معلومات میں اضافہ ہو جائے تو پھر سے اس کو ڈسکس کروں ۔

سوال ۴۔کوئی خاص سبب جس نے آپ کو مذہب تشیع میں زیادہ مضبوط بنایا ہو ؟

جواب ۔یہاں پر چند چیزیں ہیں جو مذہب اہلبیت رکھنے والوں میں ملاحظہ کی ہیں اور دوسروں میں موجود نہیں ان کی وجہ سے کافی اطمینان و دل کو تقویت ملی ہے مثلاًان کا اہلبیت علیہم السلام سے تمسک اور توسل رکھنا ،عدل و انصاف ،امن و سلام ،سادگی ، روح اور عقل کی ایسی قابل فہم تفسیر جو دوسروں سے نہیں سنی ،لباس و بدن کی پاکیزگی ،طہارت ،مذہبی ہمدردی ،مجالس عزامیں بڑی پابندی سے حاضر ہونا ،معصومین علیہم السلام سے منقول دعاؤں کو پابندی سے پڑھنا ۔یہ چیزیں روح کو اس طرح تسکین دیتی ہیں جیسے کوئی پیاس کی شدت و گرمی کی حالت میں بڑی دیر کے بعد پانی ملنے پر ٹھنڈک محسوس کرتا ہے۔

الحمد للہ خدا وند متعال نے مجھے حق کا راستہ اور اہلبیت علیہم السلام کا دروازہ دکھایا ہے جو کہ رسالت محمدیہ کی صحیح اور اصلی درس گاہ ہے میں اس وقت مذہب شیعہ میں آکر خود کو یوں محسوس کرتی ہوں جیسے کسی کمشدہ کمسن بچے کو ماں کی کود مل گئی ہو۔

سوال۵۔کوئی نمایاں بات جو مذہب تشیع میں آپ کو سب سے الگ محسوس ہوئی ہو ؟

جواب ۔ اس مذہب میں عبادت کی ادائیگی بالکل آسان ہے۔ لوگ سادہ ہیں یعنی فتنہ پرور اور جذباتی مزاج نہیں رکھتے ۔ دوسرے مسلمان فرقوں کو کافر کافر کہنے کا شور شرابہ نہیں ہے مسلم ،غیر مسلم کسی کا خون بہانا جائز نہیں سمجھتے جس طرح کہ دوسرے مذاہب میں اس قسم کی شدت موجود ہے۔اور سب سے اہم یہ کہ دین و شریعت کو اہلبیت علیہم السلام سے لیتے ہیں جو کہ دین اللہ اور شریعت محمد ی کا اصل مصدر ہے ہر ایرے غیرے کے ذریعہ حدیث سے نہیں لیتے۔

سوال ۶۔مذہب تشیع رکھنے والے لوگوں کو کیا ویسا ہی پایا جیسے ان کو ہونا چاہیئے تھا ؟

جواب۔یہاں پر مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑے گا کہ کیا ہی اچھا ہوتا جس طرح مذہب اچھا ہے ماننے والے بھی سبھی اچھے ہوتے بعض دفعہ مجھے ایسے لگتا ہے کہ زبان و قوم کو تمیز بنا کر کچھ لوگ تعصب سے پیش آتے ہیں جبکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا چونکہ اکثر ممالک میں تعداد کے حوالے سے بہت کم ہیں تو دوسرے غریب شیعہ جو عربی زبان سے دور ہیں یا مذہب کے علمی مراکز سے دور ہیں اس کو بھی اپنی قوم کا فرد سمجھنا چاہیے نہ کہ اس کی دوری کو نشانہ بنا کر مزید دور کرنا چاہیے۔

> "معصومین علیہم السلام سے منقول دعاؤں کو پابندی سے پڑھنا روح کو تسکین دیتی ہیں"

سوال ۷۔مراجع کرام یا ان کے وکلاء سے رابطہ ہے ؟

جواب ۔جی ہاں مسائل شرعیہ کی معلومات کے لئے وکلاء سے رابطہ کرلیتی ہوں اور زیادہ تر آیۃ اللہ العظمی سید علی سیستانی دام ظلہ کی توضیح المسائل میرے پاس موجود ہے اس سے استفادہ کر لیتی ہوں ۔

سوال ۸۔کیا مذہب تشیع کی دوسروں کو بھی تبلیغ کرتی ہیں ؟

جواب ۔جی ہاں انٹر نیٹ کے ذریعہ اور اپنی فیملی کی حد تک چونکہ والد صاحب کو ابھی تک ہم نے شیعہ ہونے کا نہیں بتلایا, مجھے والدہ نے منع کیا ہے گھر کے باہر کسی سر گرمی میں حصہ لینے سے کوئی مشکل پیش آ سکتی ہے خدا کرے کہ یہ پابندی بھی اٹھ جائے گی البتہ مذہبی مناسبات پر معصومین علیہم السلام کے روضوں ،تصاویر اور فرامین والے کارڈ ڈیزائن کر کے ھدیہ کر دیتی ہوں ۔

سوال ۹۔اپنے عقائد اور معلومات میں وسعت کے لئے آجکل کونسی کتاب یا مذہبی پروگرام میں مشغول ہیں ۔

جواب۔انٹر نیٹ پہ مراجع کرام کے ویب سائٹ سے تحقیقی ابحاث کا مطالعہ کرتی ہوں ۔اور اگر مناسب وقت مل جائے تو سید کمال الحیدری ،شیخ عبد الحمید المهاجر ،سید قزوینی ،شیخ احمد وائلی کی مجالس شیعہ چینل کے ذریعہ سن لیتی ہوں ۔

فزت ورب الكعبة

امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام جو سید الوصین یعسوب الدین جس کا امر صعب مستصعب ہے جس کو صرف ملک مقرب یا نبی مرسل یا مؤمن ممتحن ہی برداشت کرسکتا ہے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں تیری معرفت اللہ کے اور میرے سوا کسی کو نہیں ۔جن کی ولادت جوف کعبہ میں پرورش گود رسول میں اور شہادت مسجد میں ہوئی یہی وجہ ہے کہ طریق معرفت الہی کا نام علی ہے۔رسول اکرم کی بہت ساری احادیث حضرت علی کی شان میں ملتی ہیں جن میں سے ایک ہے علي مع الحق والحق مع علي ی اللهم ادر الحق حيث ما دارعلی ، علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ اے اللہ حق کو اس طرف موڑ جہاں علی موڑے اس شخصیت کے ساتھ اُمت مسلمہ نے کیا سلوک کیا کتب تاریخ ملاحظہ فرمائیں کبھی گوشہ نشینی کبھی جمل کبھی صفین تو کبھی نھروان یہاں تک کہ ۱۹ رمضان کو جب مسجد میں بحالت سجدہ ضربت لگی تو زبان پر الفاظ یہ تھے.

فزت ورب الكعبة

ماہ مبارک رمضان

دعاوں کی قبولیت کامہینہ

مجلہ روضہ حسینی

میں آپ بھی اپنی تحریریں بھیج سکتے ہیں

شعبہ اطلاعات ونشریات حرم مقدس امام حسین اچھے مصنفین مؤلفین مترجمین کی حسینی ثقافت پر مشتمل تحریریں جو ھمارے مجلہ ؛ے معیار کے مطابق ہو کو نشر کرنے کے لئے آپکی شرکت کے منتظر ہیں، تاھم ہمیں اپنی پالیسیوں کے مطابق تحریر میں رد وبدل کا اختیار ھو گا

"مجلہ **الروضة الحسينية** عربی
armag@imhussain.com

"مجلہ **النهضة الحسينية** انکلش
enmag@imhussain.com

"مجلہ **آستان حسینی** فارسی
permag@imhussain.com

"مجلہ **النهضة الحسينية** فرنج
frmag@imhussain.com

"مجلہ **النهضة الحسينية** جرمنی
demag@imhussain.com

"مجلہ **روضہ حسینی** اردو
permag@imhussain.com

"مجلہ **النهضة الحسينية** ترکی
tr@imhussain.com

اپنی تحریریں آپ بھیج سکتے ہیں حرم مقدس امام حسین علیہ السلام شعبہ اطلاعات ونشریات کربلاء معلیٰ عراق

یا ایمیل

alrawdhamag@yahoo.com

armag@imhussain.com

اپنی تصویر ھمراہ اپنا تعارف ضرور بھجیں